یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط و غیرہ بجلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنہ پر واپس ہو سکیں گے جن مراسلات سے ٹوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ برحال مسلم دلیل راہ ہے

کلام معظم داشتن کلام اللہ

ور دانہ ور درج مصطفیٰ ہے

نمبر ۴۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... روپیہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للوپیہ

عام خریداران سے ... روپیہ

... ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے، جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۸ شوال ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

جبلپور کے مباحثہ پر مولوی ابو رحمت کا ریویو اور اسکا جواب - ۱

مناظرہ جبل پور پر ایک نظر - - - - - - ۴

احادیث متعلقہ فضائل نمازی - - - - - - ۵

منگرول پیر ضلع آکولہ ملک برار میں قبر پرستی - - ۶

غازی محمود و سرمیال کا مین پوری آریوں سے مباحثہ ۶

علمائے کرام سے درخواست - - - - - - ۷

علمائے راسخین اور مسئولین - - - - - - ۷

قادیانی مشن - محمدی اور احمدی کا مکالمہ اور جواب الجواب ۹

علمائے راسخین سے چند سوال - - - - - - ۱۰

جناب علمائے اہلحدیث کی خدمت میں عرض - - - - ۱۰

کانفرنس، اخبار، اور جماعت اہلحدیث - - - - ۱۰

کھلی چٹھی (بنام مولوی فقیر اللہ مدرس) - - - - ۱۱

فتاوے - - (۱۲) - متفرقات - - - - - ۱۳

انتخاب الاخبار - - - - - - - - ۱۴

اشتہارات - (۱۵) - - - - - - ۱۶

جبلپور کے مُباحثہ پر

مولوی ابو رحمت کا ریویو

اور اُس کا جواب

گزشتہ پرچہ میں ہم نے مولوی ابو رحمت میرٹھی کا ذکر کیا تھا کہ اُن کے نام سے ایک تحریر مسافر نے شائع کی ہے (اُس کے بعد آریہ اخباروں نے بھی نقل کی ہے) جس کی تصدیق کے لئے ہمنے مولوی صاحب کو خط لکھا تھا۔ اسی خط کے جواب میں گو مولوی صاحب نے کھلے لفظوں میں تصدیق نہ کی بلکہ حیلہ سازوں کی طرح یہ لکھا کہ میں نے مسافر کا پرچہ نہیں دیکھا۔ چونکہ ہمیں ذریعہ سے اس کی تصدیق کافی ہو چکی ہے کہ مسافر میں جو مضمون چھپا ہے واقعی مولوی صاحب کا ہے۔ بلکہ اُن کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مسودہ بھی ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس لئے آج اُن کے ریویو کو مع جواب کے ذکر کرتے ہیں۔ مسافر اور دیگر آریہ اخبار اہل عالات سُن کر اس ریویو پر فخر نہیں کریگے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مولوی صاحب کا ریویو سارا نقل کریں تاکہ مسلم پبلک بھی واقف ہو جائے۔ نیز مولوی صاحب کو شکائت نہ رہے کہ میرا کلام پورا سُنانے کے بغیر جواب دیا۔ پس ناظرین غور سے سُنیں۔ مسافر لکھتا ہے:-

مولانا ابو رحمت کا خط | مہاشہ جی نمستے!

ریویو روانہ ہے رسالہ کی پشت پر جلی لفظوں میں اور اخبار میں مکرر سہ کر شائع کرا دیجئے۔ یہ میرے حق میں مسلمانوں کی رنجیدگی کا باعث ضرور ہو گا لیکن جب خدا نے فتح آپ کو دی تو مجھے سچ لکھنے میں کیا تامل ہے میں تعصب کر کے کیوں گنہ گار بنوں۔ یہ صداقت کا اظہار ہے

AsliAhleSunnet.com

جناب پر احسان نہیں جس اخبار میں شائع ہو جلی قلم لکھا جاوے اور وہ اخبار میرے پاس آوے تاکہ میں اصل سے مقابلہ کرلوں۔

میں نے جو کچھ اپنے کانوں سُنا اور آنکھوں دیکھا[1] اُس کا مختصر بیان ذیل میں درج ہے:-

یہ مباحثہ سی پی میں پہلا اور بہت بڑے پیمانہ پر تھا اور اس میں کثیر التعداد آدمی جمع تھے۔ پریزیڈنٹ ایک یورپین پادری ہنسلے صاحب بہادر تھے جو کہ بہت بڑے رحمدل اور نیک مزاج ہیں۔ مناظرے کے دن سے چند ہفتوں پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی حکمت عملی سے بانیان جلسہ سے اپنا میر مناظر ہونا خطوط اور تار کے ذریعہ طے کرلیا تھا اس واسطے جن علماء کو اس بات کی خبر پہنچ چکی تھی وہ نہ آئے اور میں بے خبر شامل ہوا مگر مولوی صاحب نے میری ایک نہ مانی اور اپنی رائے سے سب کام کئے[2]۔ مباحثہ دیوریا کی مدد اور نگینہ کی اعانت کا پاس مطلق نہ کیا۔ شروع سے آخر تک ہوا کے گھوڑے پر سوار رہے۔ آریوں کی جانب سے چند مباحث تھے اور وہ سب مل کر اور مشورہ سے کام کرتے تھے۔ اور انگریزی دان اور سنسکرت کے عالم تھے پہلے اور دوسرے دن پنڈت دہرم بیر اور تیسرے دن جناب ڈاکٹر لکشمیدت صاحب اڈیٹر اخبار مسافر آگرہ سے مولوی صاحب کی دو دو باتیں ہوئیں۔ مولوی صاحب مارے تعلی کے پھولے نہ سماتے تھے اور بات بات میں اپنی فوقیت جتاتے تھے بالآخر یہاں تک کہدیا کہ

؎ پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

ذاتیات کے علاوہ مسئلہ ذات باری اور تناسخ پیش تھا۔ مباحثہ کی منظوری دس دن سے پندرہ دن تک منظور ہوچکی تھی سب سے زیادہ وزنی یہ شرط تھی کہ کسی کا کوئی اعتراض وید اور قرآن سے باہر نہو اور طعنہ آمیز الفاظ میں کوئی کسی پر اعتراض نہ کرے جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا۔ جب کارروائی شروع ہوئی تو مولوی صاحب نے سورۂ حشر کی وہی آیتیں جو کہ ہر شہر کے جلسے میں پڑھکر سُنایا کرتے ہیں اور اُس کے ترجمہ میں وہی الفاظ جو کہ آپ ہر جگہ اُس کے ترجمہ میں بولا کرتے ہیں دیالو کرپالو پرماتما نراکار وغیرہ بولے اور خدا کی تعریف کی۔ پنڈت جی نے کھڑے ہوتے ہی دلائل مانگے اور پوچھا کہ نراکار کس عربی لفظ کا ترجمہ ہے اور استواء علی العرش کی آیتیں اور عرش کے چٹہ چٹہ[3] کرنے کا ثبوت دیا اور خدا کو مجسم بتایا اور کہا کہ اگر مولوی صاحب فلاں چیز وید سے دکھادیں تو بس اسی پر فیصلہ ہے میں مسلمان ہوجاؤنگا۔ اب مولوی صاحب کو یہ مشکل ہوا کہ اگر نراکار کو ثابت کرتے ہیں تو تفسیر القرآن جو کہ انہوں نے تصنیف کی تھی رد ہوتی ہے اور علماء اہلحدیث کی بن آتی ہے کہ ثناء اللہ صاحب اہلحدیث سے نہیں ہیں۔ اور جو چپ چاپ رہتے ہیں تو اس کثیر مجمع میں آپ کی ہنسی اڑتی ہے پس مصیبت میں جوں توں کرکے مباحثہ کے تین روز پورے ہوئے آپ نے کسی اعتراض کا کوئی معقول جواب نہ دیا اور خود ان پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا باوجودیکہ وہ ہر روز بار بار تقاضا کرتے رہے کہ آپ آریہ مذہب پر اعتراض کریں اور اعتراض نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ ٹوٹی پھوٹی بھاشا بھی نہیں جانتے اور وید سنسکرت میں ہیں پس بوجہ نہ جاننے کے آپ ان پر کوئی اعتراض نہ کرسکے بالآخر جوش میں آکر کہنے لگے کہ آپ بار بار یہ کیا کہتے ہیں کہ سنسکرت اور بھاشا نہیں جانتا۔ میں اتنی سنسکرت جانتا ہوں کہ جتنی عربی پنڈت دیانند جانتے تھے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اس طعنہ آمیز اعتراض کے جواب میں پنڈت جی نے بے ساختہ یہ کہا کہ میں اتنی عربی جانتا ہوں کہ جتنی عربی باوجود عربی ہونے کے محمد صاحب جانتے تھے[4] بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ مجھ سے عربی میں مباحثہ کریں اور اُس نے عربی میں تقریر شروع کردی[5] مولوی صاحب کی اس شرط شکنی کی بدولت جب یہ نیا گل کھلا تو ہر طرف سے گلچین پیدا ہوگئے اور ہنگامۂ محشر بپا ہوا جس کو پولیس نے بمشکل تمام منتشر کیا اور زدوکوب نہ ہونے پائی۔

گھر بیٹھے بیٹھے مباحثہ کا ٹھیکہ لے لینے کے سبب کسی دوسرے کو اعتراض کرنے اور جواب دینے کا موقع نہ تھا۔ قابل اشخاص پہلے دن کی گفتگو سُنکر دوبارہ تشریف نہ لائے بالفرض حاجی احمد علی صاحب محدث مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ و مولوی ثناء اللہ صاحب کے اُستاد یا شمس العلماء جناب ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی مفسر یا علمائے دیوبند ہوتے یا اس عاجز ابو رحمت حسن القادری میرٹھی کو ہی اجازت ملجاتی تو حاضرین کو بھی لطف آتا اور سوال و جواب بھی باقاعدہ ہوتے اور شرائط شکنی وغیرہ مطلق نہ ہوتی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بیشک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہہ میں ایک بہت بڑا صنم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اُس کے ذریعہ فخر کل بننا چاہتے تھے اور سب سے زیادہ وجاہت مطلوب تھی۔ آخر خدا نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھا دیا۔ روز اول پریزیڈنٹ صاحب کی حکم عدولی کی اور اولی الامر منکم کا پاس نہ کیا پریزیڈنٹ ناراض ہوا۔ اس نے جلسہ بند کردیا۔ عدالت میں مولوی صاحب کو اور انکی طفیل دوسرے ناکردہ گناہوں کو بھی حاضر ہونا اور ذلت کے ساتھ واپس آنا پڑا۔ جلسہ بجائے دس دن کے تین دن کا رہگیا[6] طعنہ آمیز جواب دیکر رسول خدا کی توہین کرائی۔ اب تازہ تازہ جواب تصنیف کرکے ہفتہ وار اہلحدیث میں چھاپتے ہیں جو کہ مشتے بعد از جنگ کا مضمون ہے اور سوائے نتائج کے گیتو بجو دیا گیت نہ گایا"

(ابو رحمت حسن القادری (باباجی) سہراب دروازہ میرٹھ)

---

[1] پھر خبط میں کیوں لکھتے ہو کہ مسافر میرے پاس نہیں آیا۔ [2] انکار حدیث کے سوا آپ نے کہا ہی کیا تھا۔ [3] یہ لفظ غالباً چڑ چڑ ہے۔ [4] حاضرین جلسہ اسکو غور سے سُنیں۔ [5] کیسا سفید جھوٹ ہے۔ جلسہ کے ایام کی کمی تو اس لئے ہوئی تھی جو صاحب کلکٹر نے خود بتلائی تھی کہ دس روز والی درخواست ماہ مئی کی ہے اور اب جون ہے اس لئے دس روز [illegible] گے بلکہ تین روز ملیں گے۔ مولوی صاحب اسے سفید جھوٹ سے کیا فائدہ؟ (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

اہلحدیث اس ریویو کے سوا ایک خط اور مولوی صاحب کا مسافر نے درج کیا ہے جس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے

۱۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس شکست کی وجہ سے مجھ سے خفا ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے مجھے دوران مباحثہ میں مدد نہیں دی۔

(مسافر ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء)

یہ ایسا سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے کہ اس کی نظیر نہ ملیگی۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے مولوی جی کے سامنے تو کیا کہیں بھی یہ ذکر نہیں کیا۔ نہ کبھی ان سے مدد کی ضرورت ہوئی۔ نہ کہیں لی اگر سچے ہیں تو میری کوئی تحریر پیش کریں یا تقریر کے گواہ دیں ورنہ وعید قرآنی سے (جو جھوٹوں کے لئے وارد ہے) خوف کریں۔

۲۔ بانیان جلسہ سے حکمت عملی کے ساتھ میر مناظر ہونا منوالیا۔

بالکل جھوٹ۔ میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ میرے سپرد کیا کام ہوگا۔ جواب آیا سب کام آپ ہی کرینگے اور آپ ہی کے مشورہ سے ہوگا۔ میرے مناظر ہونے کی وجہ سے علماء نہ آئے ہوتے تو دیوریہ اور نگینہ میں سیکڑوں علماء کیوں جمع ہوتے۔ جھوٹ پر تف!

۳۔ دیوریہ اور نگینہ کی مدد بھول گئے

بالکل جھوٹ۔ دیوریہ کے مناظرہ کے مہتمم مولوی محمد انصاری صاحب زندہ ہیں۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی مشیر خاص تھے۔ اُن کے ہوتے ہوئے آپ کیا تھے کہ آپ سے مدد لی جاتی۔ اگر سچے ہو تو مولوی انصاری صاحب سے اس کا ثبوت دلادو۔

اچھا آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ دیوریہ میں مدد تو آپ نے دی تھی مگر مناظر میں ہی تھا۔ بہت خوب۔ پھر آپ نے جو دیوریہ کا مناظرہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا تھا اُس کے سرورق پر کیوں لکھا تھا کہ اس مباحثہ کی تحریرات سنانے والے مولوی ثناء اللہ تھے۔ اس کا مطلب بموجودگی مولوی عبدالمجید دہلوی مرحوم اور بابو عبدالعزیز جگدمبا پرشاد آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے یہی کہا ہاں مباحثہ تو ہم کرتے تھے آپ صرف سناتے تھے لعنت ہے جھوٹ پر!

نگینہ کے مباحثہ میں تو آپ کی اتنی بھی قدر نہ تھی کہ باضابطہ آپ کا وعظ ہی ہوتا۔ آخر کار آپ نے وعظ کا اعلان خود ہی کر کے جامع مسجد میں وعظ کہا تو آپ سے مدد کیا مل سکتی تھی۔

۴۔ مولوی صاحب نے شرط توڑی اور سورۂ حشر کی آیات پڑھیں جو ہر شہر کے جلسہ میں پڑھکر سنایا کرتے ہیں؛

بالکل جھوٹ۔ میں نے کوئی شرط نہیں توڑی سچے ہو تو اس کا ثبوت دو۔ جب مسئلہ خدا کی صفات کا ہے اور سورۂ حشر میں وہ مضمون مفصل ملتا ہے تو پھر کیا سورۂ حشر کی آیات کا پڑھنا جرم یا عیب ہے؟ افسوس ایسے عناد پر۔ اور حیف ہے ایسی ضد پر۔ عیب یہ ہوتا کہ جس مسئلہ پر بحث تھی اُس کا ثبوت اُن آیات میں نہ ہوتا بلکہ بے تعلق پڑھ دی جاتیں۔ میں شہروں کے جلسوں میں سارا قرآن پڑھا کرتا ہوں تو کیا اس جلسہ میں سارا قرآن چھوڑ دیتا۔ افسوس۔

۵۔ علماء اہلحدیث کی بن آتی کہ ثناء اللہ اہلحدیث نہیں؛

کیا دیوریہ میں مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مولانا شاہ عین الحق صاحب (مرحوم) وغیرہ علمائے اہلحدیث نہ تھے۔ پھر وہاں اس قسم کی آیات کے معنے بتلانے میں کسی اہلحدیث عالم سے بگاڑ ہوا تھا۔ افسوس ایسی راست گوئی پر۔

۶۔ آپ نے کوئی معقول جواب نہ دیا؛ اور نہ اُنپر اعتراض کیا؛

مسافر تو خود مانتا ہے کہ ہمپر اعتراض ہوئے مگر مولوی جی کہتے ہیں اعتراض نہیں کیا۔ اچھا سنئے میں آپ ہی سے منوا لیتا ہوں۔

پہلے روز تو ہم مدعی تھے۔ اعتراضات اُن کی طرف سے تھے کہ خدا قرآن مجید سے مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جواب دیا گیا یا نہیں؟ ایمان سے کہنا؛

دوسرے اور تیسرے روز کے اعتراضات تو ایسے ہیں کہ آپ بھی آریہ کے ساتھ مل جاویں (جس کی اب امید قریب ہے جس کا ثبوت آگے آتا ہے) تو اُن اعتراضات سے سبکدوش نہ ہو سکیں۔ ویدک دھرم کو عالمگیری مذہب ہونے سے گرا دیا۔ تناسخ کے پرخچے اُڑا دئے۔ ثابت کر دیا کہ تناسخ کے ماننے سے دنیا میں رحم۔ مروت۔ احسان خلق سب کچھ معدوم ہو جاتا ہے وغیرہ۔ آپ کہتے ہیں نہ اعتراض کیا نہ جواب دیا۔

۷۔ پنڈت جی نے عربی میں تقریر شروع کر دی؛

اگر اُس تقریر کو بھی نقل کر دیتے تو معلوم ہو جاتا۔ ہائے حسد تیرا ستیاناس!

۸۔ گھر بیٹھے بیٹھے مباحثہ کا ٹھیکہ لے لینے کے سبب کسی دوسرے کو اعتراض کرنے اور جواب دینے کا موقع تھا!

بس رنج تو سارا یہ ہے کہ ہمیں کیوں بولنے نہ دیا۔ اے جناب آپ جبل پور والوں پر کیوں خفا ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے کہاں اور کب ایسا موقع ہوا کہ میری موجودگی میں آپ کسی مباحثہ میں پیش ہوئے ہوں۔ سچے ہیں تو ایک ہی مقام پیش کیجئے۔ دیوریہ میں؟ یا نگینہ میں؟ یا کسی اور مقام میں؟ پھر جبلپور پر کیا خفگی!

۹۔ حاجی احمد علی صاحب۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب یا علماء دیوبند ہوتے یا اس عاجز ابو رحمت قادری کو بھی اجازت مل جاتی۔ تو حاضرین کو بھی لطف آتا۔

مولوی جی! جتنے علماء مع اپنی ذات خاص کے آپ نے لکھے ہیں ایمان سے کہنا! یہ سب علماء دیوریہ اور نگینہ میں موجود تھے یا نہیں؟ پھر وہاں کون مناظر ہوا تھا؟ آپ ہی بتلا دیں کبھی آپ کو میری موجودگی میں مناظر بننے کا حوصلہ ہوا؟ جبل پور میں کیا تمغہ تھا جو آپ ایسے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔

جواب تازہ تازہ جواب تصنیف کر کے اہلحدیث میں چھاپتے ہیں؛

معلوم ہوا اہلحدیث میں جو مضمون نکل رہے ہیں وہ واقعی جواب صحیح ہیں لیکن بعد از مناظرہ بنائے گئے

AsliAhleSunnet.com

بھلا مولوی صاحب! ذرا ایمان سے کہنا جو جو اعتراضات دیوریہ اور گنگینہ میں آریوں کی طرف سے ہوئے تھے وہ زیادہ وزنی یا کم از کم انہی اعتراضوں کے برابر تھے یا نہیں۔ پھر جس مناظر نے وہاں جواب دیدئے ہوں جن جوابوں کو آپ بھی صحیح مانتے ہیں اُس کو جبلپور میں دینے سے کون امر مانع ہو سکتا تھا۔ ہاں اگر کوئی نیا رنگروٹ مناظر ہوتا تو یہ اعتراض بھی ہو سکتا کہ گھر جاکر سوجھی ہوگی۔

باقی باتوں کا جواب اہلحدیث کے گزشتہ نمبروں میں آچکا ہے۔

اب میں اصل حقیقت کھولدوں تو بہتر ہو۔ ناظرین بھولے نہ ہونگے۔ مولوی صاحب کو مجھ سے کئی ایک رنج یا بالفاظ دیگر اختلافات ہیں۔ یہ سب آنہی کی طرف سے ہیں۔

اوّل آپ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد اور مداح ہیں۔ چنانچہ اخبار الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۳ء کے پرچے سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ مرزا صاحب اور قادیانی پارٹی سے بھکر جو اختلاف ہے وہ ظاہر ہے

دوم یہ اختلاف بھی ایک حد تک ظاہر نہ ہوتا مگر مولوی ابو رحمت اس سے بھی زیادہ ترقی کر چکے ہیں چند روز ہوئے آپ نے آریہ اخبار ہتکاری وغیرہ میں شائع کرایا تھا کہ مسلمانوں سے میں سخت بیزار ہوں اس لئے میں **عنقریب آریہ ہو جاؤنگا**

مولوی صاحب کی اس تحریر پر اہلحدیث میں سخت نوٹس لیا گیا۔ چونکہ اہلحدیث کی وجہ سے اسلامی پبلک میں بات پھیلی تو آپ اُسی روز سے دل ہی دل میں رنجیدہ رہتے ہیں۔

میرے مکرم دوست حاجی زکریا خان صاحب رئیس سیونی (چھپارہ) نے جبل پور میں ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ دونوں میں چپقلش کیوں ہے؟ میں نے کہا کس کی طرف سے ہے؟ حاجی صاحب موصوف نے مولوی ابو رحمت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی طرف سے۔ میں اُسوقت خاموش رہا اس لئے حاجی صاحب کو معلوم نہ ہو سکا کہ یہ رنجش کیوں ہے۔ نہ میں نے اہالی جبل پور کو مولوی صاحب کی روش سے اطلاع دی۔ اب چونکہ ان حضرت نے محض میرے حسد اور رنجش کی وجہ سے رستی اور انصاف کا بھی خون کر دیا تو لاچار مجھے بھی اصل حالت کا اظہار کرنا پڑا۔

ناظرین! انتظار کیجئے۔ چند دنوں تک مولوی صاحب بھی خدا نخواستہ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لیکچر دیتے ہوئے نظر آوینگے۔ چنانچہ انہوں نے بمقام روپڑ میرے اور مولوی حمید اللہ صاحب (مرحوم) میرٹھی کے سامنے کہا تھا کہ چند دنوں تک سماج کے پلیٹ فارم پر تم لوگوں کو دکھا دونگا۔ یہ تحریر مولوی صاحب کی اس پرانی تمنا کے حصول کی تمہید ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔ ہمیں اس کا ذرا بھی خیال نہیں کرنا چاہئے۔ بہاشہ دھرمپال سے زیادہ کیا کروگے؟ جس کے حق میں آخر یہ شعر صادق آیا ؎

محمود غزنوی کہ ہزاراں غلام داشت
عشقش چناں گرفت غلام غلام شد

مناظرہ جبل پور پر ایک نظر

(از رکن مجلس مناظرہ)

مناظرین کا طرز تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب تمام پبلک کو مخاطب کر کے نہایت ہی فصاحت کیساتھ تقریر فرماتے تھے۔ آپکی تقریر مسلسل بلفظی تکدار اور حشویات سے پاک۔ نہایت شستہ اور پاکیزہ تھی۔ آپکا آواز نہایت دلکش تھا۔ آپ کیلئے فریق ثانی کا جواب دینا بالکل آسان اور معمولی بات تھی۔ ہاں اتنی بات ضرور تھی کہ کہیں کہیں آپ کی تقریر عالمانہ ہو جاتی تھی جس کو جبلپور کے ہندو سمجھ نہیں سکتے تھے اور کہیں کہیں آپ جواب اتنے مختصر لفظوں میں دیتے تھے کہ سوائے ذی علم لوگوں کے عوام کا سمجھنا مشکل تھا۔ آپکا لہجہ معتدل تھا۔ آپ کا برمحل کسی شعر کا پڑھنا نہایت ہی لطف دیتا تھا۔

پنڈت کی تقریر کو تقریر کہنا لفظ تقریر کی توہین کرنا ہے۔ نہایت غیر مسلسل۔ جہاں فعل چاہئے وہاں مفعول۔ جہاں فاعل چاہئے وہاں فعل۔ تقریر کے وقت اسقدر گھبراہٹ طاری ہوتی تھی کہ کہنا کچھ چاہتے تھے اور زبان سے کچھ نکلتا تھا۔ عربی کی معمولی سی عبارت بھی آپ صحیح نہیں پڑھ سکتے تھے۔ غلط پڑھنے پر کئی مرتبہ قہقہہ اڑایا گیا۔ عرق ندامت اس قدر نکلتا تھا کہ رومال سے بار بار صاف کرنے پر بھی بند نہ ہوتا تھا۔ اکثر لغو حرکتیں کیا کرتے تھے۔ کبھی کوئی کتاب اٹھا لیتے اور پھر رکھدیتے اور اکثر آستین ہی چڑھایا کرتے تھے۔ اور بجائے پبلک کو مخاطب کرنیکے مولوی صاحب کو خطاب کر کے فرمایا کرتے کہ مولوی صاحب ایسا کہتے ہیں مولوی صاحب کسی بات کا جواب نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ مؤخر الذکر فقرہ آپ کا تکیہ کلام تھا۔ ہر تقریر میں ۵ سے ۱۰ مرتبہ تک یہ فقرہ کہا جاتا تھا۔ آواز بلند گردلکش بھی آپ اشعار نہایت بے موقع اور حملہ کن پڑھتے تھے سوال کا جواب دینا نہایت بار معلوم ہوتا تھا مگر اعتراضات کرتے وقت نہایت جوش میں آجاتے تھے اور ہر اعتراض کو کئی کئی بار دُہرایا کرتے تھے۔

پنڈت لکشمیدت کی تقریر آپ کی تقریر بالکل غیر مربوط ٹوٹی ہوئی زنجیر کی طرح تھی جسکی ہر کڑی الگ الگ تھی۔ آپ فارسی۔ عربی الفاظ کا تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے تھے۔ پبلک پر اثر ڈالنے کی نیت سے بڑی زور سے چیخ چیخ کر تقریر فرماتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات آپکا آواز بھرا جاتا تھا آپکی پیشانی بھی عرق ندامت کی رہین منت تھی۔ ہر سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ پر گھبراہٹ کا عالم طاری ہوتا اور آواز بالکل پست ہو جاتا تھا۔ مگر اعتراضات کرتے وقت۔ آپ جوش میں آجاتے اور آواز اسقدر بلند ہوتا کہ الامان۔ ہر اعتراض کو مکرر سکرر فرمایا کرتے تھے آپکا آواز کچھ اچھا نہ تھا لہجہ نہایت سخت تھا۔ اتنی متانت آپ میں ضرور تھی کہ سوائے آخری تقریر کے کسی وقت آپ سے کوئی لغو حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ آپ کی شعر دانی سے اشعار کی مٹی پلید ہوتی تھی۔ آپ متعدد اعتراضات ایک پرچہ پر قلمبند کر کے لائے تھے۔ اُس پرچہ کو پیش نظر رکھکر مثل سبق کے پڑھا کرتے تھے جس سے تقریر میں کچھ زور پیدا نہ ہوتا تھا۔

میں نے ہر سہ مقررین کا طرز بیان منصفانہ جیسا دیکھا اور سنا دل پر نقش کر دیا ہے۔ اب اس بات کا فیصلہ کہ کس مقرر کو کامیابی ہوگی ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔

(طیب) علی عبد الرسول ممبر مجلس مناظرہ جبل پور

AsliAhleSunnet.com

احادیث متعلقہ فضائل نمازی

گذشتہ سے پیوستہ

(۱) بخاری - مسلم - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ اور موطا امام مالک میں ہے:-

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انی قد رأیت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یاتوا بعد وانا فرطھم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلۃ فی خیل بھم دھم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانھم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثر الوضوء وانا فرطھم علی الحوض ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ کو تشریف لیگئے۔ (اور وہاں پہنچکر) فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون میں نے تمنا کی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپکے بھائی نہیں ہیں۔ آپنے (جواباً) فرمایا تم تو (بھائی سے بڑھکر) میرے صحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے (دنیا میں) اور میں (قیامت کے روز) ان کا حوض (کوثر) پر میر سامان ہونگا صحابہ نے (بنظر استعجاب) عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ قیامت میں اُن لوگوں کو کیونکر پہچان لینگے، جو آپ کے بعد آپ کی امت میں پیدا ہونگے۔ آپنے فرمایا اچھا بتاؤ اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے خالص مشکی گھوڑوں (کے لشکر) میں کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان لیگا؟ صحابہ نے کہا بیشک وہ ضرور اپنے گھوڑے پہچان لیگا۔ آپنے فرمایا میرے بھائی قیامت کے روز آئیں گے اور اُن کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمکتے ہونگے اور میں اُنکا میر سامان ہونگا (حوض کوثر پر)

اس حدیث سے نمازی کے بہت بڑے فضائل معلوم ہوئے۔ اوّلاً یہ کہ آپنے اپنی امت کی نمازیوں کو دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ ثانیاً آپ نے اُن کو پہچانی فرمایا۔ ثالثاً آپ اُن کے لئے حوض کوثر پر میر سامان ہونگے یعنی جس چیز کی اُن کو ضرورت ہوگی وہ اُن کے لئے آپ مہیا فرما دینگے۔ رابعاً نمازیوں کے ہاتھ پاؤں، منہ قیامت کے روز وضو کے اثر سے چمکتے ہونگے اس لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو پہچان لینگے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں گو وہ آپ کے بعد پیدا ہوئے اور مرے۔ مگر جو لوگ آپکی امت میں آپ کے بعد پیدا ہوئے اور جنھوں نے کبھی وضو نہ کیا نہ نماز پڑھی اور مر گئے اُن کے منہ ہاتھ پاؤں قیامت میں نہ چمکیں گے۔ اور اس لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ اُن کو پہچانیں گے اور نہ اُن کے میر سامان ہونگے اور نہ اُن کو آپ سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ آپ کو اُن سے سروکار۔

پس جو صاحب نماز نہیں پڑھتے وہ اس حدیث کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور اچھی طرح سمجھیں۔ اور نماز فی الفور شروع کر دیں۔

(۲) مسلم - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - موطا امام مالک - دارمی میں ہے:-

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطایا من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجھہ حتی تخرج من تحت اشفار عینہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من رأسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم کان مشیہ الی المسجد وصلاتہ نافلۃ لہ ۔

عبداللہ بن صنابحی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بندہ مومن وضو (شروع) کرتا ہے تو کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو اُس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جس وقت منہ دھوتا ہے، تو اُس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہانتک کہ اُس کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکلجاتے ہیں۔ اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھ کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں حتے کہ اُس کے کان سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب ہاتھ پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اُس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر اُس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا علیحدہ ہے یعنی اُس کا ثواب جداگانہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نمازی جب وضو کرتا ہے تو اس کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ صغیرہ گناہ سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

(۳) مسلم - نسائی - ترمذی - دارمی میں ہے:-

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب من الجنۃ یدخل من ایھا شاء ۔

حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین کہے تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۴) عمل الیوم واللیلۃ مصنفہ ابن السنی تلمیذ امام نسائی ؒ

AsliAhleSunnet.com

میں ہے:-

حضرت عثمان بن عفان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے اشہد ان لا الہ الا اللہ تین مرتبہ کہیگا اور کھڑا نہ ہونے پائیگا کہ اُس کے گناہ بخشدئے جائیں گے۔ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا کہ گویا اُس کی ماں نے اُس کو آج ہی جنا ہے۔

(۵) مسلم اور نسائی میں ہے:-

عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى ركعتين يقبل عليهما بقلبه ووجهه وجبت له الجنة۔

عُقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور خشوع و خضوع سے (دل لگا کر) دو رکعتیں پڑھے تو اُس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۶) بخاری مسلم ابوداؤد منتقی ابن جارود اور دارمی میں ہے:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو دھویا۔ پھر فرمایا من توضأ نحو وضوئي هذا وصلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه۔

یعنی جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اُس میں اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اُس کے اگلے گناہ اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے۔

(۷) مؤطا امام مالک اور نسائی میں ہے:-

عن حمران مولى عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان جلس على المقاعد فجاء المؤذن بصلوة العصر فدعا بماء فتوضأ ثم قال والله لاحدثنكم حديثا لولا انه في كتاب الله ما حدثتكموه ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرئ يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة الاخرى حتى يصليها۔ حضرت عثمان بن عفان کے مولیٰ (غلام آزاد) حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان چبوترہ پر تشریف فرما تھے اتنے میں مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع کی۔ حضرت عثمان نے پانی منگوایا پھر وضو کیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ اگر وہ حدیث کتاب اللہ میں نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص ایسا ہے۔ کہ اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے اُس کے جتنے گناہ اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہونگے۔ سب معاف کر دئے جائیں گے یہاں تک کہ دوسری نماز پڑھے۔

ہر دو احادیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ نماز کے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھنے سے اوّل کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ گناہ بھی جو ایک نماز سے لیکر دوسری نماز تک اُس سے سرزد ہوتے ہیں۔

(عبدالحمید) (باقی باقی)

منگرول پیر ضلع آکولہ ملک برار میں قبر پرستی

ملک برار دکن میں جن جن مقامات میں شرک و بدعت اور گور پرستی و پیر پرستی کی کثرت و شہرت ہے اُن مقامات سے منگرول پیر بھی برار میں مشہور تر ہی یہاں پر خواجہ بدرالدین عرف حیات قلندر کا مزار بہت عظیم الشان بنا ہوا ہے جو مثل ایک قلعہ کے نظر آتا ہے لیکن کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ملتا کہ خواجہ صاحب موصوف کا یہ اصلی مزار ہے کیونکہ اُن کا اصلی مزار تو ملک متحدہ آگرہ میں کسی مقام میں (جسکا نام یاد نہیں رہا) بتلایا جاتا ہے دراصل یہ ایک مصنوعی و جعلی مزار ہے یہاں کی جملہ قبر پرستوں نے اس مزار کو (معاذ اللہ) بیت الحرام کے برابر درجہ دے رکھا ہے اگر یہاں کے قبر پرستوں سے کہا جائے کہ تم حج بیت اللہ شریف کو کیوں نہیں جاتے جو ہر ایک متمول مسلمان صاحب نصاب پر فرض اتم ہے تو جھٹ پٹ بے ساختہ جواب دیتے ہیں کہ بس جی جاؤ ہم تو رات دن گھر بیٹھے حج کا ثواب لوٹتے رہتے ہیں یعنی خواجہ صاحب کے مزار کی زیارت کرتے رہتے ہیں پس ہمکو یہیں حج ہو جایا کرتا ہے اس مصنوعی مزار پر ہر سال عرس کا میلہ بھی ہوا کرتا ہے اور علاوہ ملک برار کے اورنگ آباد و حیدرآباد دکن تک کے قبر پرست آن کر موجود ہو جاتے ہیں۔ گانجہ کش بنگ نوش اور مدکی و چرسی فقیروں کا بھی بڑا مجمع ہوتا ہے اور دھڑتے کے ساتھ قبر کو طواف اور سجدے کئے جاتے ہیں۔ مرادیں مانگی جاتی اور منتیں مانی جاتی ہیں۔ خیال کرنے کی جگہ ہے کہ مصنوعی قبر (یعنی جس قبر میں کسی کی لاش مدفون نہ ہو) کی صرف زیارت بھی بمنزلہ بُت پرستی کے ہے چہ جائیکہ طواف۔ صندل مالی اور قبر سے حاجات طلبی۔ اہل اسلام کی حالت پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ اللہ جل شانہ نے یہود اور نصاریٰ کو اس لئے کافر ٹھیرایا کہ وہ دُور دُور سے سفر کر کے انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر حاضر ہوتے۔ طواف و سجدے کرتے۔ اُن سے مرادیں مانگتے اور حاجتیں چاہتے تھے۔ مگر معلوم نہیں کہ مسلمانوں کو کیا سوجھی کہ اُنہوں نے اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دیدیا اور اُن کی قبروں کا طواف کرنے اور اُنسے مرادیں مانگنے اور حاجات چاہنے لگے۔ حالانکہ اولیاء اللہ کا مرتبہ انبیاء علیہم السلام کے مرتبے سے بہت کم ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا درجہ تو خیر بہت بڑا ہے جو مرتبہ کہ صحابۂ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ مرتبہ اولیاء اللہ کا نہیں ہے جس صورت میں کہ یہود و نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ کرنے اور گرد چکر لگانے اور اُن سے حاجتیں طلب کرنے کی وجہ سے مشرک، کافر اور مستوجب لعنت ٹھیرے۔ پس مسلمانوں کی نسبت وہی حرکات و افعال اولیاء اللہ کی قبروں کے ساتھ کرنے اور کرانے سے شرعاً کیا حکم دیا جائیگا۔ صاحبان انصاف پسند خود ہی فیصلہ کر لیں۔

(نامہ نگار از منگرول پیر)

غازی محمود ہرمپال کا مین پوری آریوں سے مباحثہ

مشفق قدیم جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۲ میں جو اقتباس آپنے اخبار مسافر آگرہ کا بعنوان "اس گالی گلوچ کی وجہ کیا"

AsliAhleSunnet.com

درج فرمایا تھا۔ میری نظر سے گزرا۔ مجھے اس سے تو کوئی غرض نہیں کہ مسافر نے دھرمپال کو گالیاں کیوں دیں۔ اور مسافر کا یہ فعل بجا تھا یا بے جا مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ مسافر نے اسی معاملہ میں آفتاب پر خاک ڈالنا چاہا ہے۔ چنانچہ مسافر نے جو بالفاظ خود یہ لکھا ہے "لیکن بدبخت جوالا ہے جب ہم مین پوری مباحثہ کے لئے گئے تھے تب کیا اچھے سانپ سونگھ گیا تھا کہ ہمارے سماج مندر میں قدم رکھتے ہی جھٹ دُم دبا کر بیٹھ گیا اور پادری جوالا سنگھ کو ہمارے مقابلہ میں کھڑا کیا"!

ناظرین! مسافر کا یہ لکھنا محض دروغ بے فروغ و سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب یہ مباحث مین پوری میں ہوئے تھے اور غازی محمود تشریف لائے تھے اُس وقت بھی میں مین پوری ہی میں تھا اور کل واقعات میرے سامنے ہوئے تھے۔ اور میں روزانہ جلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا لہذا صحیح واقعہ یہ ہے کہ جب غازی محمود (حضرمپال) مین پوری تشریف لائے اور کئی روز تک اُن کے متواتر لیکچر تالاب وغیرہ پر ہوتے رہے جس میں مسلمانان مین پوری اور ہندو اور عیسائی برابر شریک ہوتے تھے۔ اسی دوران میں جب آریوں کے مناظرین مین پوری آگئے تو غازی صاحب موصوف نے اُن کو چیلنج دیا کہ تمکو جس مسئلہ میں مجھ سے بحث کرنا ہو آکر کرلو اور میرے اعتراضوں کا جواب دو ورنہ تم میرے چلے جانے کے بعد نہ معلوم کیا کیا کہوگے۔ اور یہ چیلنج نہایت تاکیدی طور پر کئی بار چند معززین کے ذریعہ سے مناظرین آریہ کے پاس بھیجا گیا مگر وہ مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے اور حسب عادت جواب میں اپنی تحریرات مطبوعہ اور غیر مطبوعہ میں گالی گلوچ سے دل کھول کر خوب کام لیا اور نہ آنے تھے نہ آئے۔ آخرکار دھرمپال صاحب اتمام حجت کیلئے خود اُن کے جلسہ میں تشریف لیگئے اور نیوگ کے مسئلہ پر چند زبردست سوالات کئے۔ جن کا آریوں سے کوئی بھی معقول جواب نہ بن پڑا۔ پھر پادری جوالا سنگھ صاحب نے کچھ اعتراض اسی مسئلہ (نیوگ) پر کئے۔ مگر اُن کو بھی آریہ ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ پھر آخر میں مناظر آریہ گھبرا کر بولا "جناب پادری صاحب آپکے ہاں تو اگر دے بائیبل اپنی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کرنا جائز ہے۔ اور آپ غور کیجئے کہ مسیح کی ولادت بھی کیسی ہوئی ... ولادت (معاذ اللہ) ہوئی کہ ایک کنواری لڑکی نے بچہ جنا وہی مسیح کہلایا (اس سخت بدتہذیبی پر پادری صاحب کو کچھ طیش سا آگیا۔ پھر جو کچھ پادری صاحب نے جواباً کہا سارا بیان کرنا خالی از طوالت نہیں مگر پادری صاحب کی گفتگو اصولاً ٹھیک تھی) غرضیکہ دھرمپال اور جوالا سنگھ کسی کے بھی اعتراض کا آریوں نے کوئی معقول اور مدلل جواب نہ دیا۔

اس بحث کے وقت بہت سے مسلمان معززین شہر موجود تھے۔ اور سب اس بات کے شاہد ہیں۔ پس اصل واقع یہ تھا جو عرض کیا گیا۔ اب اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ دُم دبا کر کون بیٹھ گیا تھا۔ غازی محمود یا آریہ؟

مجھے افسوس ہے کہ منجملہ آریہ سماج کے دس اصول کے ایک یہ بھی ہے کہ "سچ بولو" مگر افسوس صد افسوس کہ اس (سچ) کی مٹی ان مہاتما لوگوں کے ہاتھوں جیسی خراب ہوئی ایسی دنیا میں کسی کے ہاتھوں نہیں ہوئی یقولون مالا یفعلون فقط

(خاکسار حکیم محمد سجاد مقیم مین پوری)

علمائے کرام سے درخواست

زمانۂ جاہلیت میں جیسی زناکاری کی کثرت تھی وہ ماہرین علوم تواریخ سے مخفی نہیں اور جیسی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بیخ کنی اور اصلاح فرمائی ہے۔ وہ محتاج بیان و تعریف نہیں۔ مگر افسوس آج وہ دن ہے کہ بظاہر اُسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جان نثار اور شیدایان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کا فخر کرنے والے اس مرض مہلک میں مبتلا ہیں بعض اصحاب تو اس مرض مہلک میں ایسے مشغول ہیں کہ رات دن ہی لہو و لعب عیش و عشرت میں بسر کرتے رہتے ہیں اور اپنی منکوحہ بیوی کی طرف بالکل رغبت نہیں کرتے۔ رذیل خاندان یا غیر مہذب اصحاب پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ معزز خاندان و مہذب و شرفاء اصحاب میں بھی اس فعل کے کثرت سے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ بہت سے مولود خوان امور واعظ جن کو دعویٰ اناخیس کا ہے۔ اور مستورات کو خوش پارسا بنی رہتی ہیں افسوس وہ بھی اپنی دامن عصمت میں دھبہ لگالیتی ہیں اور اس فعل کی مرتکب ہو جاتی ہیں۔ غرضکہ اب یہ فعل انتہا درجہ پر ترقی پا چکا ہے۔ محرمات کا خیال ہے نہ غیر منکوحہ کا۔ مگر اپنی شہوت رانی کی فکر ہے۔ بڑے بڑے خاندان کی اکثر دختران خواندہ ہوکر جوش شباب میں آکر اپنی شرافت کو بٹہ لگالیتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اغلام بازی کا بازار بھی روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس لئے علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس فعل کے متعلق بھی اخبارات میں مضمون دیا کریں تاکہ اسکا اثر ہو۔ اور اس فعل بد سے لوگ تائب ہوں۔ دیگر اسلامی اخبارات کو بھی اسکی طرف توجہ مبذول فرما کر مضامین نکالنا چاہئے۔ والسلام

(راقم ابوالحسن محمد عبدالرحمن خریدار اخبار اہلحدیث ۳۳۲۲ ضلع مالدہ ڈاک خانہ گاجل موضع ناکوڑ)

علمائے راسخین اور متولین

اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جولائی ۱۵ء کو ایک مضمون بسرخی "علمائے راسخین اور متولین سے چند سوال" دیکھا۔ گو عنوان بالا سے احقر کو کچھ تعلق نہ تھا راسخ جو ہوں سو ہوں۔ مگر بعد ختم مضمون فقرہ ہذا امید کہ جناب فاضل ایڈیٹر صاحب اس کی طرف کامل توجہ فرماوینگے اور نیز جملہ ناظرین اہلحدیث کو اس کی طرف توجہ دلائینگے" کو دیکھکر احقر کو قلم اُٹھانے کی جرأت ہوئی وما توفیقی الا باللہ۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ خدا کے کلام سمجھنے میں تفکر و تدبر سے کام لینا ضروریات دین سے ہے۔ اسی وجہ سے جابجا ارشاد باری ہے أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ایضاً وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

AsliAhleSunnet.com

وغیرہ وغیرہ۔

مطلب یہ کہ خدا کے کلام میں کسی طرح کا پیچ پیچ مشکلات تعارض۔ لغو وغیرہ خلاف قانون قدرت کچھ نہیں ہے۔ بشرطیکہ تفکر و تدبر و انصاف سے دیکھیں سنیں سمجھیں سمجھائیں تو ہر کسی کی سمجھ میں خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ مرد ہو یا عورت۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بخوبی آسکتا ہے اور کسیکو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ بہر صورت انصاف شرط ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا مگر اس کے لئے بھی یہی فرمایا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ یہی ایک سائل کے سوال کا معقول جواب ہے واقعی خدا ہی گمراہ کرتا ہے خدا ہی نے جہنم کو بنایا۔ خدا ہی اپنی مخلوق کو جہنم میں بھیجے گا۔ خدا ہی نے شیطان کو پیدا کیا۔ خدا ہی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ خدا ہی شر اور نیکی کا خالق ہے۔ خدا ہی کے اختیار سے یہ سب کچھ دنیا میں ہو رہا ہے مگر خدا نے اس بات کو نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں سمجھایا ہے کہ ہر منصف کو بجز تسلیم کچھ چارہ نہیں۔ اکثر جگہ خدا نے اپنے کلام کو دنیا ہی کی مثال پر سمجھایا ہے۔ مثلاً شروع کلام اللہ میں ارشاد ہے کہ خدا کی تعریف کرو۔ پھر فرمایا اس لئے کہ وہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔ خدا کے رب ہونے میں چونکہ کسی کو کلام نہ تھا اسلئے خدا نے اپنی حمد کو اس طرح تسلیم کروایا کہ کسی کو کچھ اعتراض کا موقع ہی نہ مل سکے۔ دنیا کی مثال ہے۔ "جس کا کھائے اسی کا گائے" اسی طرح خدا نے کہا کہ گمراہ کرنا میرا کام ہے۔ مگر یہ بھی فرما دیا کہ میں کسیکو گمراہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود گمراہی کی طرف مائل نہو۔ یہ ہے خدا کا انصاف کہ وہ کسی پر جبر کر کے ہدایت کو تسلیم نہیں کرواتا۔ بلکہ بندوں کو نیک و بد بھلا۔ برا راستہ دکھلا کر اور اس کے حسن و قبح کو معلوم کروا کر اور قلوب بنی آدم کو ان کے اختیار میں دیکر نہ ماننے پر سزا اور ماننے پر جزا کو مقرر کیا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ اور فرمایا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ اور فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الخ ایضاً فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ایضاً

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ۔ قَدْ ضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِيْدًا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا۔

غرضیکہ ایسی سیکڑوں آیتیں ہیں جن سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود گمراہی کی طرف مائل نہو۔ رہا یہ کہ خدا نے پچاس ہزار برس پہلے ہی سے لکھدیا تھا۔ زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے۔ سو واقعی حق امر ہے مگر یہ بھی خدا ہی کا کلام ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس درحقیقت تقدیر خدا کے علم کا نام ہے اس میں زیادہ بحث و حجت شریعت سے منع ہے۔ اس کے لئے بھی غالباً یہ مثال کافی ہوگی۔ مالک اپنے ملک کا مختار ہے۔ گورنمنٹ جو قانون نافذ کرے خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہو رعایہ کو اس کے ماننے میں دریغ نہیں ہوتا۔ خدا کا کوئی امر حکم۔ قانون ایسا نہیں ہے جسمیں اعتراض ہو سکے۔ اگر سب خدا کے بندے ہو جائیں اور بت پرستی شرک کفر وغیرہ کو چھوڑ کر سب خدا کو ماننے والے ہو جائیں تو خدا سب کو جنت میں بھیجدے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا کیا ہی میٹھا کلام ہے ترجمہ (اے میرے بندو میں تم کو عذاب کر کے کیا لونگا بشرطیکہ تم شکریہ ادا کرو اور میرے قانون کو مان لو اور ہے اللہ قدردان جاننے والا)

ظالم کو ظلم کی سزا دینا۔ چور کو چوری کی سزا دینا قاتل کو قتل کا بدلہ دینا۔ ڈاکو رہزن وغیرہ کو سرکوبی کرنا عین انصاف ہے۔ یہی قانون خداوندی ہے۔ اعتراض کس بات پر ہے؟

مختصر یہ کہ ہر کام خدا ہی کے اختیار سے ہو رہا ہے۔ مگر نافرمانی سے خدا ناراض اور فرمانبرداری سے خوش!

اللہ نے بنی آدم کے قلوب ان کے اختیار میں دیئے کہ برے بھلے پہچان کر جس طرح جانیں کریں مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ اس سے اس کی نفی نہیں کہ خدا کے اختیار میں نہیں اور نہ اس سے خدا پر کچھ ظلم ثابت ہو سکتا ہے۔ تھوڑی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا عین انصاف ہے۔ پس عاجزی تواضع کرنے والا۔ اس سے گڑگڑانے والا۔ اس سے اس کے سچے دین کو طلب کرنے والا جو ہو اس کو خدا بھی رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور اینٹھنے والا۔ ادہر نہ مائل ہونیوالا خدا سے نہ طلب کرنے والا وغیرہ۔ غرض جدہر کوئی مائل ہوتا ہے خدا اس کو ادہر ہی مائل کر دیتا ہے۔ واقعی خدا ماں باپ سے زیادہ شفیق و رحیم و مہربان ہے۔ دنیا میں کون ایسا باپ ہے کہ رات دن اس کی مخالفت اس سے دشمنی رکھو اور پھر وہ تم سے اچھی طرح پیش آئے۔

خدا ایسا ہے کہ ایک قوم خدا کو گالیاں دیتی ہے۔ تین خدا ثابت کرتی ہے۔ خدا کے ساتھ شرک کرتی ہے وغیرہ وغیرہ خدا کی سخت نافرمانیاں کرتی ہے مگر خداوند تعالیٰ کیسا رحیم و حلیم ہے کہ انہی کو عین آرام کے سامان دے رکھے ہیں کہ کسی طرح میرے بندے اب بھی باز آویں۔ شرک کو چھوڑیں۔ تا مرگ بھی باز نہ آئے اور خدا کی معصیت ہی معصیت کرتے رہے تو کون ذی عقل کہہ سکتا ہے کہ ان کو ابدالآباد جہنم میں رکھنا اور ان کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر کرنا بجا نہیں!

دنیا میں باپ ذرا سی مخالفت پر بیٹے کو سزا دیتا ہے گھر سے نکال دیتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دیتا ہے اور خدا جانے کیا کیا کر بیٹھتا ہے چنانچہ ایک مثال حضرت ابراہیم اور ان کے والد کی کلام اللہ میں سے بطور نمونہ درج کیجاتی ہے۔ آذر اپنے بیٹے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کو کہتے ہیں لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۔ ولنعم ما قیل وھو الحق فلیس یفضح عبدہ۔ عند التجاھر منہ بالعصیان بل یعفوا یلقی علیہ سترہ فھو الستر وصاحب الغفران

ھذا ما ظھر لی والعلم عند اللہ

(الراقم۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی۔ تلمیذ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی صدر بازار)

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مشن

محمدی اور احمدی کا مکالمہ

اور

جواب الجواب

۹ جولائی کے اہلحدیث میں محمدی اور احمدی کا مکالمہ شائع ہوا تھا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ حدیث شریف میں جو مسیح موعود کی علامات آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ حکم عادل ہوگا۔ اُس کے زمانہ میں بغض حسد سب دور ہو جائیں گے۔ مسیح موعود مال تقسیم کرے گا لوگ بوجہ اپنی غنا کے نہیں لینگے وغیرہ۔

یہ علامات مرزا صاحب میں نہیں پائی گئیں۔ اس کے جواب میں پیغام صلح ۷ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے ہمارے مکالمہ کی تردید کی بجائے تائید ہوتی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے:۔

حکم کے معنے ہیں اندرونی اختلافات کو دور کرنے والا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اندرونی

۹۔ اختلافات دور کر دیئے؛

سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے سابقہ فرقوں کے علاوہ ایک اور فرقہ پیدا کر دیا۔

۲۔ بغض و حسد مرزا صاحب کے مریدوں میں نہ تھا۔ اب جو ہے وہ ایک معمولی اختیاری غلطی سے ہے؛

مرزا صاحب تو اپنی زندگی میں لکھتے رہے کہ میری امت کے لوگوں میں محبت نہیں۔ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں۔ مغرور ہیں وغیرہ وغیرہ (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن)

۳۔ مال بانٹیگا یعنی معارف و حقائق لوگوں کو سکھائیگا؛

حالانکہ حدیث میں لفظ یفیض المال ہے جس کے صاف معنے یہی ہیں کہ وہ مال دیگا۔ مگر جن کے پاس مال نہ ہو بلکہ وہ خود غیروں کے دست نگر ہوں اور چندوں کی تاکید یہاں تک ہو کہ تین ماہ تک جو مرید چندہ نہ دے وہ جماعت سے خارج کیا جائے وہ کیا دینگے اور کیا دلائینگے؛

حکما صیغہ مبالغہ کا ہے عادل سے۔ جس کے معنے ہیں بہت حکومت کرنے والا۔ اس کی صفت عادل اس کے معنے کی خصوصیت ظاہر کرتی ہے۔ دونوں کے ملانے سے یہ مطلب برآمد ہوتا ہے کہ مسیح موعود بڑا عادل حاکم ہوگا۔ مرزا صاحب کو چونکہ اپنے گانوں پر بھی حکومت حاصل نہ تھی اور شوق مسیحیت کا تھا اس لئے اُنہوں نے اس لفظ کے معنے یہ کئے کہ وہ مسلمانوں میں اندرونی مسائل کے اختلافات مٹائیگا؛ اے کاش یہ بھی ٹھیک ہوتا۔ مرزا صاحب نے اختلاف مٹائے یا بڑھائے اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ لے دے کے شاید یہ خیال ہو کہ وفات مسیح کا مسئلہ ظاہر کیا۔ سو اس کے اظہار کا اگر کچھ فخر ہے تو سرسید احمد خان کو ہے۔ دوم اختلاف مٹانے کے اگر یہ معنے ہیں کہ بطور ایک مصنف کے کتاب میں ایک مسئلہ لکھدے تو اس قسم کے مصنف سیکڑوں گزرے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں؛

ہندوستان کے مصنفین میں سب سے زیادہ اس وصف کے مستحق مولانا اسمٰعیل شہید ہیں جنہوں نے ایسے وقت میں آواز اُٹھائی کہ اُس آواز کی تائید کہیں سے نہ ہوتی تھی۔ بلکہ چاروں طرف سے مخالفت اُٹھتی تھی۔ مگر اللہ کے بندے نے اس مخالفت کی ذرا بھی تو پرواہ نہ کی۔ آخر کیا ہوا۔ آج لاکھہا نہیں کروڑوں آدمی شہید مرحوم کی تعلیم سے متاثر ہو کر شرک و توحید اور بدعت و سنت میں تمیز کرنے لگ گئے؛ آہ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر سمت پیغام حق سننے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نام حق سے

۴۔ خنزیروں کو قتل کرنے کے معنے یہ ہیں کہ صلیبی (عیسائی) مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیگا۔ چنانچہ اب کوئی عیسائی مشنری احمدیوں سے بحث نہیں کرتا؛

عیسائی مذہب کو اگر ہندوستان میں دن دونی ترقی کر رہا ہے مرزا صاحب نے جیسا کچھ اکھاڑا ہے ظاہر ہے۔ رہا بحث نہ کرنا۔ سو اس کی بابت بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہاں تک صحیح ہے بجا لیکہ ہم دہلی کے واقعات میں سنتے ہیں کہ پادری احمد مسیح عیسائی اور منشی قاسم علی مرزائی وغیرہ کے مباحث برابر ہوتے رہتے ہیں۔ باقی عام طور پر عیسائی کسی سے بحث کرتے ہی نہیں۔ ہاں مرزائیوں سے نہ کرنیکی ایک خصوصیت بھی ہے وہ یہ ہے کہ پادری آتھم اور مرزا صاحب کا جو مباحثہ پندرہ روز امرتسر میں ہوتا رہا اُس کے اخیر میں مرزا صاحب نے جو فیصلہ کی صورت بیان کی تھی کہ میرا مخاطب (آتھم) بحساب فی یوم ایک مہینہ پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ جہنم میں گرایا جائیگا۔ بس یہ تھا فتح کا نشان اور یہ تھی صداقت کی پہچان۔ وہ چونکہ نہ ہوئی اسلئے اس امر میں عیسائیوں کو مرزائیوں پر ہمیشہ کیلئے فتح حاصل ہوئی۔ اب وہ بحث کر کے اس میں فتح کر کیوں کریں۔ یہ ہے راز اون عیسائیوں کے بحث نہ کرنے کا جو مرزائیوں سے بحث نہیں کرتے اور جو اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ اُن کا خیال ہے کہ مذہب میں ہار جیت نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ جب کبھی کوئی چاہے بغرض اظہار حق گفتگو کر سکتا ہے وہ برابر کرتے ہیں۔ چنانچہ دہلی میں احمد مسیح کرتا ہے۔ اور حال ہی میں گجرانوالہ میں عیسائیوں اور مرزائیوں کا مباحثہ ہوا۔ آئندہ بھی ہوگا؛

مختصر یہ کہ حدیث کے الفاظ اپنے اصلی معنے سے صاف بتلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود با سیاست حاکم ہونگے۔ اُن کے زمانہ میں لوگ دولت مند ہوں گے۔ اُن میں باہمی بغض و عداوت حسد اور کینہ سب دور ہو جاویں گے اور مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ یہی الفاظ کی تاویل ہو جبکہ جی چاہے آسمان کو زمین کہہ لے اہل علم و دانش ایسی تاویلات کو سنکر ہی ہنسینگے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں مرے یار کی یار
حاء حطی سے گدرح لکھتا ہے ہتوز سے شمار

AsliAhleSunnet.com

علمائے راسخین سے چند سوال

(۱) حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علماء مؤرخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض عمارت تشریف لے گئے تھے اور وہیں وفات پائی؟ مفصل اور مدلل تحریر فرماویں۔ میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین علیہ السلام شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہئے۔

(۲) فرعون نے جو ڈوبتے وقت اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور وہ قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہٰذا اس کا ایمان مقبول ہے۔ (اسکا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ ایڈیٹر)

(۳) اگر کسی شخص کو ۷ یا ۱۴ یا ۲۰ سال کی قید ہو جائے تو اس کی زوجہ کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

(المستفتی خادم العلماء حکیم محمد سجاد ازمین پوری)

جناب علمائے اہلحدیث کی خدمت میں عرض

ہے کہ مسئلے جو کہ اب نقل کی جاتی ہیں ان کی عقدہ کشائی میں ضرور مہربانی سے قلم چلائیں۔ خاصکر مولانا سیالکوٹی تو ضرور ہی اس میں تقریر فرماویں کیونکہ یہ کام انہوں نے ذمہ لیا ہے۔

حدثنا ابراھیم بن المنذر انا ابو ضمرۃ حدثنا موسیٰ عن نافع قال قال عبد اللہ ذکر النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوما بین ظھرانی الناس المسیح الدجال فقال ان اللہ لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ واراٰنی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل ادم کاحسن ما یری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماء واضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح بن مریم فوثرائیت رجلا وراءہ جعدا قططا اعور العین الیمنی کاشبہ من رائیت بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح الدجال تابعہ عبید اللہ عن نافع (بخاری چھاپہ مجتبائی ص۴۸۱)

جس شخص کے کاندھوں پر مسیح دجال نے ہاتھ رکھے ہیں وہ کون ہے۔ یا اس سے اور کیا مراد ہے اور دوسرا اس میں یہ لفظ ہے کہ یطوف بالبیت تو دوسری حدیث میں بعد قصۃ تمیم الداری فلا ادع قریۃ الا ھبطتھا فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ ھما محرمتان علی کلتاھما کلما اردت ان ادخل واحدا منھما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا یصدنی عنھا وان علی کل نقب منھما ملائکۃ یحرسونھا الخ ان میں سخت تعارض معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس قصہ میں ہے کہ ان علی کل نقب منھما ملائکۃ یحرسونھا اور ھما محرمتان۔

ضرور مہربانی کر کے علماء کرام ان کا تعارض رفع کر دیں تاکہ کند ذہن والوں کو کسی قسم کا شبہ نہ پڑے فقط۔ والسلام

(المرسل سید بشیر حسین موضع بازدار والہ ضلع ملتان خریدار پرچہ اہلحدیث ۲۵۳۲ء)

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث

تعلیمی حالت کی درستی کے لئے جابجا مدارس کا افتتاح نہایت ضروری ہے جس کا مرکز دہلی کا مدرسہ ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے لئے اراکین مجلس شوریٰ کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے کاموں پر نظر ڈالنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑے گی و نیز دیگر علمی مدارس کو دیکھنا پڑیگا۔ علمی حالت پر نظر کرنے کے ساتھ ہی ساتھ مالی حالت پر بھی توجہ کرنی لازم ہے ؎

ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق
بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے

ہماری کانفرنس کا سرمایہ بہت کم ہے اور اسپر ہمارا آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے جس سے سرمایہ بڑھنے کی بجائے گھٹتا جاتا ہے۔ یہ کیوں ہے؟ محض اس لئے کہ قوم کی مالی حالت کمزور ہے۔ گو اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ بلا ہم سے ہی خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں پر ادبار و افلاس کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ اور اس کے ذمہ دار بھی علماء ہیں وہ جہاں مساجد میں بیٹھ کر وعوا اور غسل کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ یا تکفیر و تفسیق و تضلیل کے فتاوے چھانٹتے ہیں ان کو یہ بھی نظر کرنا چاہئے کہ مالی حالت کی تنزلی کے اسباب کیا ہیں اور مالی ترقیوں کے کون موانع ہیں۔ گو آذر بھی ہوں مگر میری نظر زیادہ تر دو باتوں پر ہے۔ مسلمانوں کی فضول خرچی۔ مسلمانوں کی بے روزگاری۔

جہاں تک مجھے علم ہے بفضل خدا اہلحدیث اسمیں بھی سب سے اچھے ہیں وہ عوام الناس کی طرح فضول خرچ نہیں۔ اور آمدن کے ذرائع بھی کچھ رکھتے ہیں لیکن ہمیں اوج ترقی پر پہنچنے کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم بالکل متبع سنت بن کر اپنے مصارف کو مطابق حکم خدا کر دیں اور تجارت میں اس حد تک ترقی کریں جہاں تک کی جا سکتی ہے۔

تجارت میں ہم نے اب تک کوئی ترقی نہ کی حالانکہ اگر چاہتے تو بفضل خدا نمایاں ترقی کر سکتے تھے اہلحدیث خدا کی رحمت سے تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں اور باہمی میل ملاپ بھی ہے اور مرکزی کمیٹی کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کر دی ہے جس نے تمام برادران کو یکجا کرنے اور سب میں رشتہ اخوت پیدا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ہر سال ایک شہر میں جلسہ ہوتا ہے جہاں دوسرے شہروں کے اہل حدیث نزدیک و دور سے سفر کر کے آ جاتے ہیں۔

دوسرا اس سے بھی زبردست وسیلہ اخبار اہلحدیث ہے جو تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کی باہمی ملاقات ہفتہ وار کرا دیتا ہے۔ نہ صرف ملاقات بلکہ بات چیت بھی اور کام بھی۔ الغرض ایسے زبردست اور مہتم بالشان ذرائع سے فائدہ نہ حاصل کرنا سخت تعجب کی بات ہے۔

؎ یہ نیت پر موقوف ہے نیت نیک ہو تو مسلمان کا کوئی کام دنیا کا نہیں بلکہ سب دین ہے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

پس میں آج اراکین کانفرنس اور ایڈیٹر اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث کی خدمت میں علی الترتیب گزارش کرتا ہوں:-

(۱) سفیروں اور واعظوں کے ذریعہ سے تجارت کی تحریک[1] ہو۔ مجلس شوریٰ میں اس کی تجاویز پر غور کیا جائے اور عملی ذرائع اختیار کئے جاویں۔ جلسہ سالانہ کے اجتماع پر اچھی طرح سے تجارت کی ترقی پر نظر کی جاوے۔

(۲) مجلس شوریٰ کی تجاویز کی رپورٹ اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا کرے۔ نیز اخبار میں ایک زبردست تحریک ہو۔ اہل الرائے اصحاب دل کھول کر مضامین لکھیں۔

(۳) امراء۔ رؤساء اور تجار اپنی اپنی تدابیر پیش کریں اصحاب صنعت و حرفت اپنی کاریگری کے جوہر دکھائیں یہ سب امور بتوجہ تام ہوں تاکہ کمپنی امرتسر کے ٹوٹنے کا جو زخم لگا ہے مندمل ہو جائے۔

(خاکسار ذرہ بیمقدار شمس از فیض آباد)

کھلی چٹھی

بنام مولوی فقیر اللہ صاحب مقیم پیام بٹ (مدرس)

مدت سے آپ میرے اور میری وجہ سے اہل حدیث کانفرنس اور اس کے معزز ارکان کے برخلاف تحریرات شائع کرتے ہیں جنکو اہل علم تو شائد دیکھتے بھی نہوں کیونکہ ان میں بجز گالی گلوچ کے کچھ ہوتا ہی نہیں چنانچہ نمونہ کے طور پر میں آپ کی ایک تازہ تحریر سے اقتباس سناتا ہوں:-

ثناء اللہ ملحد۔ زندیق و دجال بلا مقال و محدث و مفسد فی الدین بالیقین ہے۔ اور جو شخص اس کے عقائد فاسدہ مذکورہ پر مطلع ہو کر اس کو ایسا نہ جانے وہ بھی اس کا بھائی ہے۔

(اعلان خلق اللہ ص۲۸)

اسی رسالہ کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے:-

ثناء اللہ کا ضرر و فتنہ و فساد در دین رب العباد پیر نیچر سرسید اور مرزا قادیانی اور عبد اللہ چکڑالوی بلکہ تمام دجالوں کذابوں اور پادریوں اور یہودیوں اور آریوں و سائر ملاحدہ و زنادقہ و فلاسفہ کفرہ سے بڑھکر ہے قسم بخدا بڑھکر ہے[2]

اسی قسم کے مغلظات آپ ہمیشہ مجھکو سناتے رہتے ہیں جن کے جواب میں میں سمجھتا رہا کہ ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

آپ کی اس قسم کی تحریرات سے میں کبھی رنجیدہ نہیں ہوا کیونکہ مجھ سے پہلے جو لوگ میرے جیسے گزرے ہیں ان کو آپ جیسے ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ سب سے اخیر مولانا اسمٰعیل شہید کی مثال ہمارے سامنے ہے اس لئے بحکم حدیث ما سالمناھم منذ حاربناھم[3] ایک معنے سے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے اس زمانہ میں بھی ایک فرشتہ سیرت بزرگ سے ملایا ہے۔ جن کی بابت میں دعا کرتا ہوں خدا مجھکو قیامت کے روز بھی انہی جیسے بزرگوں کے ساتھ اٹھائے۔ وہ کون؟ آپ کی عبارت سے ظاہر ہو جائیگا۔ آپ فرماتے ہیں۔

غرضکہ منجملہ مفسدین فی دین اللہ المتین و محللین حرام بالیقین و محرفین کتاب و سنت و متولین قرآن و حدیث بالتاویل الباطل کتاویل الیہود والنصاریٰ الضالین و منکرین اتباع سلف صالحین جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری و مولوی ثناء اللہ صاحب کشمیری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث ہیں۔ (الاصلاح المزید ص۲)

الحمد للہ جناب حافظ عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی صحبت پر میں فخر کر سکتا ہوں خدا ہمارا ہمیشہ ساتھ رکھے۔ آمین۔ میں ہمیشہ اس جستجو میں رہا کہ آپ مجھ سے ایسے کیوں خفا ہیں۔ الحمد للہ میں اس تلاش میں کامیاب ہوا۔ آپ نے اپنے جدید رسالہ (اعلام خلق اللہ) میں میرے عقائد پچاس کے شمار میں لکھے ہیں بس وہی آپ کی خفگی کی وجوہات ہیں۔ گو آج سے پہلے بھی میں یہ وجوہات مختلف لوگوں کی تحریروں میں دیکھتا تھا مگر میں باور نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی اہل علم جو دل و دماغ رکھتا ہو میری نسبت یہ خیال کرے۔ لیکن آپ نے میرے اس خیال کو غلط ثابت کیا۔ بہر حال آپ نے میرے پچاس عقائد ایسے لکھے ہیں جن میں سے ہر ایک آپ کے نزدیک موجب کفر ہے۔ ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کے لئے ان پچاس عقائد کفریہ میں سے مثال کے طور پر دو تین نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل دانش مولانا کے کفریات کو غور سے دیکھکر میری تکفیر سیئات کے گواہ بنیں۔

(۱) مائی حوا علیہا السلام کا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور ثناء اللہ اس کا منکر ہے اور فقط اس ایک انکار سے ملحد بل کافر ہو گیا۔

(۲) ابراہیم خلیل اللہ کے ہاتھ سے جو چار پرندوں کے زندہ ہونے کا معجزہ قرآن مجید میں آیا ہے ثناء اللہ اس کا منکر ہے اور وہ اس انکار کے سبب سے ملحد سچا اور کافر پکا ہو گیا۔

(۳) صالح کی اونٹنی کا پتھر یا زمین سے نکلنا باتفاق اہل سنت معجزہ ہے اور ثناء اللہ اس قدرت کاملہ الٰہیہ (معجزہ) کا منکر ہے اور نیچریوں کا سگا بھائی اور چکڑالویوں کا چیلہ ہے وغیرہ

یہ نمونہ ہیں مولانا کی کفریات کا۔ بہت خوب۔ مگر جناب جس طرح آپ مناظرہ کرتے ہیں اس طریق سے عمر تھوڑی ہے اور کام بہت۔ اس لئے میں آج درد بھرے دل سے کہتا ہوں واللہ مجھے آپ پر اور آپ کے معاونوں پر رحم آتا ہے کہ آپ جب خدا کے سامنے جائیں گے اور میں پوچھونگا میں مسلم ہوں یا ملحد۔ یہودی ہوں یا عیسائی دجال ہوں یا کذاب؟ کون ہوں! تو واللہ آپ کو اسکا جواب دینا اس وقت بہت مشکل ہوگا میں اس وقت کا تصور کر کے آپ اور آپ کے ہمخیالوں کے حال پر رحم کھاتا ہوں کہ آپ اس کا جواب کیا دینگے؟ آہ ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اس لئے میں آج ایک معقول تجویز پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اگر آپ کو اس مخالفت کی بنیاد واقعی دینی غیرت ہوگی تو آپ بلا تامل اس تجویز کو مان جائینگے پس ذرا غور سے سنئے:-

آئیے ہم کسی اہل علم اور اہل تقویٰ کو جو مسلم فریقین ہیں

[1] واعظوں کے قواعد میں داخل ہے کہ تجارت کا شوق دلاویں۔ [2] آں حضرت نے موذی جانوروں کے حق میں فرمایا ہے جب سے ہماری انکی لڑائی ہوئی ہے کبھی صلح نہیں ہوئی (ایڈیٹر)

[3] ان وجوہات کفریہ کے فیصلے کیلئے منصف بنا دیں۔ میں اپنی طرف سے اس تجویز کی منظوری دیتا ہوں کہ واقعی منصف ہونا چاہئے۔ رہا یہ امر کہ وہ منصف کون ہو؟ امر اول کی بابت آپ کی منظوری

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۲۷۱ - ملک برار دکن کے مسلمان بیوہ کا نکاح ثانی نہیں کرتے اور اس کام کو سخت معیوب اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں اور بیوہ کو بٹھا رکھتے ہیں۔ پس ایسا کرنے اور دیگروں کو بھی بیوہ کے نکاح ثانی نہ کرنے پر مجبور کرنے سے وہ لوگ خاطی اور گنہگار ہوئے یا نہیں اور یہ گناہ کس قسم کا ہے (منشی عبدالرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۲۷۱ - ایسے لوگ سخت گناہگار ہیں ایک تو وہ سنت نبوی کو روکتے ہیں۔ دوم اُن بیوگان کی حاجات بشری کو مانع ہوتے ہیں۔ سوم بڑا گناہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی بہو بیٹیوں کو آں حضرت کی اہلبیت سے زیادہ معزز جانتے ہیں کیونکہ اہل بیت میں سے بہت سی لڑکیوں کے متعدد نکاح ہوئے اُن کی عزت میں فرق نہ آیا مگر ان کی عزت میں اس سے فرق آجاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہے لَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ (عورتوں کو نکاح کرنے سے منع نہ کیا کرو)

س نمبر ۲۷۲ - مسلمان کو کسی پیر جی کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیا امر ضروری و لازمی ہے؟ ہمارے ملک میں بیعت ہونے کو فرض سے بڑھکر سمجھا جاتا ہے اور پیروں اور مشائخ نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان دنیا سے بدون بیعت ہوئے گزر گیا تو اُس کو عرصات محشر میں کہیں ٹھکانہ نہ ملیگا اور وہ بھٹکتا پھریگا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۲ - یہ سب پیروں کے دام ہیں جو مخلوق کو غلام بنانے کے لئے بچھا رکھے ہیں۔ خدا نے اپنے نبی کی معرفت جو سکھایا ہے اُس سے پوچھیگا۔ اور کسی چیز سے نہیں پوچھیگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ

س نمبر ۲۷۳ - نذر و نیاز غیر خدا اور دہم بستم و چہلم و گیارہویں وغیرہم کی دعوتیں قبول کرنی اور صاحب دعوت کی پاس خاطر سے اُس کے گھر جاکر کھانا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (عبدالرؤف از امراؤتی صوبہ برار ملک دکن)

ج نمبر ۲۷۳ - ہرگز قبول نہیں کرنی چاہئے نہ جانا چاہئے۔ ورنہ یہ دعوات شرکیہ اور بدعیہ کسی طرح نہیں مٹینگی اور برا جاننے والے اور کہنے والے خود شرمندہ ہونگے۔ یہی معنے ہیں آیت کریمہ کے لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ظالموں کے کاموں کی طرف ذرا نہ جھکو ورنہ تمھیں بھی عذاب ہوگا (۱۰ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۷۴ - زید کسی معمولی معاملہ میں برادری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے یعنی اُس کے ساتھ کھانا پینا برادری کے لوگوں نے بالکل ترک کر دیا ہے پس ایسی حالت میں زید مسجد میں نماز کے واسطے جا سکتا ہے یا مسجد میں کوئی چیز کھانا وغیرہ یا افطاری وغیرہ روانہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا مسجد میں نماز پڑھنا یا وضو کرنا یا مسجد کے برتن چھونے سے وہ برتن پاک رہا یا توڑنے کے قابل ہوا۔ یا جس جگہ مسجد میں نماز پڑھی ہے وہ صحن دھویا جائیگا یا نہیں۔ (خریدار ۳۸۳۸)

ج نمبر ۲۷۴ - برادری کے لوگ کسی کو اپنے مکانوں اور اپنی مجالس سے روک سکتے ہیں خدائی مکان سے نہیں روک سکتے۔ مسجد میں وضو اور نماز کر سکتا ہے ہاں اگر اُس نے کوئی سخت جرم کیا ہے تو اس کی افطاری یا کھانا نہ کھانا اُن کا اختیار ہے جب تک توبہ نہ کرے بہر حال اُس جرم کی نوعیت پر مبنی ہے۔ برتن اُس کو وضو کرنے اور مسجد نماز پڑھنے سے ناپاک نہیں ہوگی۔

س نمبر ۲۷۵ - مسجد میں جماعت فرض ہو چکنے بعد زید آیا۔ اب زید فرض نماز تکبیر دوبارہ (اقامت) کہکر ادا کرے یا پہلی تکبیر کافی ہے جو ہو چکی ہے (۱۱)

ج نمبر ۲۷۵ - تکبیر کہنی چاہئے سنت ہے۔

س نمبر ۲۷۶ - سوال ۲۷۴ میں جو لوگ زید کو مسجد میں آنے سے روکتے ہیں یا مسجد کے صحن کو دھوتے ہیں یا وضو کا برتن توڑتے ہیں اور کھانا یا افطاری وغیرہ مسجد میں زید کا لایا ہوا نہیں رکھتے ہیں اُن پر کیا حکم ہے اُن کو کیا کرنا چاہئے۔ (۱۱)

ج نمبر ۲۷۶ - جب تک جرم معلوم نہ ہو اُن لوگوں پر فتوے نہیں لگایا جا سکتا۔ نہ سزا کا نہ برت کا۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۷۷ - ایک شخص پابندی ملازمت اور پردیس سے لاچار ہے۔ روزہ نہیں رکھ سکتا رات کو ایسی جگہ سوتا ہے جہاں دوسرا مسلمان اُٹھانے والا نہیں ہے۔ دوسری جگہ بوجہ پابندی ملازمت سو نہیں سکتا وہ تمام ماہ کے روزوں کے لئے کیا فدیہ ادا کرے؟ (عبدالجلیل)

ج نمبر ۲۷۷ - اُٹھانے والے کا انتظام آسان ہے ایک روپیہ کا ٹائم پیس الارم والا جگا دیتا ہے صرف اتنی بات کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑے۔ نہ فدیہ دے بلکہ روزہ رکھے۔

س نمبر ۲۷۸ - شام کے وقت افطار کیلئے مٹھائی وغیرہ مسجد میں دیجاوے اور اُس کی قیمت روزوں کے فدیہ میں محسوب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۸ - فدیہ مساکین کا حق ہے افطاری سب کھاتے ہیں اس لئے اُس میں محسوب نہ ہوگی۔

س نمبر ۲۷۹ - روزہ کا فدیہ ایک دن کا ایک شخص کو دیا جاوے یا ایک سے زیادہ کو دینا جائز ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۹ - جس صورت میں فدیہ کا حکم ہے وہ ایک ہی مسکین کا کھانا ہے زیادہ اُس کی طرف سے بطور نفل کے ہوگا۔

س نمبر ۲۸۰ - یہ رقم (فدیہ) غریب فنڈ۔ انجمن اہلحدیث۔ کانفرنس اہلحدیث میں دے سکتے ہیں یا نہیں۔ (عبدالجلیل خریدار ۳۵۲۹)

ج نمبر ۲۸۰ - یہ مد غرباء و مساکین کی ہے جس طرح سے خاص غرباء کو فائدہ پہنچے اُس طرح خرچے قرآن مجید میں ہے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (۴ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۸۱ - گھر کی پلی ہوئی بکری کے نرینہ بچہ کو اپنے ہاتھ سے خصی کرنا یا قصاب وغیرہ سے کرانا جائز ہے یا نہیں ایسا کرنا رسول خدا یا صحابہ و تابعین رضوان علیہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں (عبدالحمید خریدار ۳۵۸۸ کلکتہ)

ج نمبر ۲۸۱ - گھر کا پلا ہوا ہو یا باہر کا بکری کو خصی کرنا جائز ہے (۶ پائی داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

ماہ مبارک

دفتر النجم لکھنؤ کی موجودہ دینی کتابون کی قیمت مین عظیم الشان رعایت

(جو)

یکم رمضان المبارک سے ۱۵ شوال تک رہیگی

نام کتاب	مختصر کیفیت	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
[illegible]	جسمین حنفی فقہ کی مستند کتابون سے تمام ضروری مسائل عام فہم اردو مین منتخب کئے گئے ہین چند امور قابل قدر ہین (۱) زبان صاف اور سلیس طرز بیان دلکش (۲) ہر مسئلہ کی خصوصاً اختلافی مسائل کی بہت تحقیق کی گئی ہے محقق اور مفتی بہ اقوال لکھے گئے ہین (۳) حتی الامکان کوئی ضروری مسئلہ چھوٹنے نہین پایا فقہ کی کسی دوسری کتاب مین اس کثرت سے مسائل یکجا نہ ملین گے (۴) مسائل کی ترتیب نفیس اور خوش آیند ہے (۵) موقع موقع سے احادیث بھی حاشیہ پر لکھی ہین (۶) ہر جلد کے آخر مین ایک چہل حدیث اور چالیس اقوال جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لکھے گئے ہین یہ بھی ایک نایاب ذخیرہ ہے۔ اس کتاب کو دیکھکر مذہبی مسائل سے واقفیت ہو سکتی ہے چھ جلدین اس کتاب کی بالفعل تیار ہین۔ جلد اول طہارت کا بیان۔ جلد دوم نماز کا بیان۔ جلد سوم روزہ کا بیان جلد چہارم زکوٰۃ و عشر وغیرہ کے مسائل جلد پنجم حج و زیارت کا بیان۔ جلد ششم نکاح کا بیان۔	جلد اول جلد دوم جلد سوم جلد چہارم جلد پنجم جلد ششم جلد ہفتم	۵ر ۴ر ۷ر ۵ر ۵ر ۵ر [illegible]
[illegible]	یہ رسالہ بھی عجیب و غریب اور قابل دید ہے مصنفہ مولوی اصغر حسین صاحب دیوبندی۔	[illegible]	۱ر

AsliAhleSunnet.com

نام کتاب	مختصر کیفیت	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
درہ فاروقی	شیعہ و سنی کا مناظرہ دلکش و دلچسپ نظم مین قابل دید ہی۔	۲ر	۱۰ر
ناول نماز	اس کتاب مین تین باب ہین پہلے باب مین نماز کی فلسفی حکمتین نہایت دلچسپ و دلکش پیرایہ مین بصورت مکالمہ بیان کیگئی ہین۔ دوسرے باب مین تربیت اولاد کے اہم ترین حقوق عجیب طرز سے بیان کئے ہین۔ تیسرے باب مین نماز کی دعاؤن اور پارہ عم کے ایک ربع کا جسکی سورتین اکثر نماز مین پڑہی جاتی ہین۔ نہایت سلیس و مستند اردو ترجمہ درج کیا ہی۔ اللہ تعالے مصنف کو جزاے خیر دے۔ بہت اچھا رسالہ لکھا ہی۔	۴ر	۲ر
سیر الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع	مختصر سیرت قدسیہ نبویہ علیہ السلام جو صرف قرآن مجید سے ملخص کیگئی ہی۔ یہ سیرت مقدسہ ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہی مقدمہ مین نہایت ضروری چار مسائل کا بیان ہی باب اول مین عرب کے زمانہ جاہلیت کا باب دوم مین آپ کے حالات قبل از نبوت کا باب سوم مین نبوت و دلائل نبوت کا باب چہارم مین حالات بعد از نبوت کا۔ خاتمہ مین اُن عظیم الشان نعمتون کا جنکا وعدہ مسلمانون سے ہی۔ حجم ۴ جز	قسم اول ۴ر قسم دوم ۲ر	۳ر ۲ر
مختصر سیرت نبویہ	جو سال گذشتہ مین النجم کے ساتھ شائع ہوئی ولادت شریف سے اخیر عمر تک آپ کے ضروری ضروری حالات نہایت مختصر جنکا یاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے لکھے گئے ہین۔	۱ر	۰ر
ایڈیٹر اصلاح کی ہزیمت	اس رسالہ مین ایڈیٹر اصلاح سے مناظرہ کے لیے سیوان جانا اور ایڈیٹر اصلاح کا یکے بعد دیگرے چار عذر تراش کر مناظرہ سے فرار کرنا مع تحریرات طرفین درج ہی۔	۱ر	۰ر
مثنوی مناقب العشرہ بزبان اردو	حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے جو مثنوی عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم کے مناقب مین تالیف کی تھی بحمد اللہ تیار ہوگئی۔ نظم کی دلکشی۔ مضامین کی آمد۔ زبان کی سلاست اندرونی جذبات کی کیفیت بیان نہین کیجا سکتی۔ ناظرین النجم زہد و رقائق مین اُسکا نمونہ دیکھ چکے ہین۔ باوجود نظم کے احادیث صحیحہ کے ترجمہ کی پوری پابندی ہی۔	۴ر	۳ر
پیغام محمدی	حجم اس کتاب کا ۳۳۲ صفحہ ہی نہایت عمدگی سے تثلیث کے مسئلہ اور تثلیث پرستون کے عقائد کو غلط ثابت کیا ہی اور تعلیم اسلامی کی خوبیون کو دکھایا اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہی	عہ ر	۱۴ر
دفع التلبیسات	اس مین جناب رسول اللہ صلعم کے حالات سے آپ کی نبوت کو ثابت کیا ہی اور محققین علماے مسیحیہ کے اقوال آپکی مدح مین نقل کئے ہین اور عیسائیونکی کتب مروجہ کی حالت دکھائی ہی قابل دید رسالہ ہی۔	۸ر	۷ر
لغات جدیدہ	(مولفہ مولوی سید سلیمان صاحب عربی پروفیسر دار العلوم) اس کتاب مین تقریباً عربی زبان کے اُن چار ہزار الفاظ کی تحقیق و تشریح ہی جو تمدن پالیٹکس علوم و فنون تجارت سامان جنگ ضروریات قومی اور مصطلحات اخباری وغیرہ کے متعلق عربی زبان مین پیدا ہو گئے ہین یا وہ عبرانی سریانی لاطینی یونانی۔ فرنچ۔ ایتالین۔ اسپینی۔ فارسی۔ ترکی وغیرہ سے عربی زبان مین آگئے ہین۔ ان الفاظ کے سمجھے بغیر کوئی شخص عربی زبان کے اخبارات و رسائل اور جدید علوم و فنون کی تصنیفات جو مصر و شام و بیروت مین لکھی جا رہی ہین فائدہ نہین اُٹھا سکتا۔ تمام معزز اخبارات و رسائل نے اس تصنیف پر بیش بہا رائین ظاہر کی ہین علما نے اسکو بے حد پسند کیا ہی جلسہ سالانہ ندوۃ العلما دہلی کی فرمائش سے لکھی گئی اور جلسہ سالانہ ندوۃ العلما لکھنؤ مین پیش کی گئی ضخامت ۱۷۱ صفحہ	عہ ۴ر	عہ ر

تمام خط کتابت اس پتہ سے ہو لکھنؤ عمدۃ المطابع دفتر النجم بخدمت شریف مدیر النجم

AsliAhleSunnet.com

کتاب ازالۃ الخفاء حضرت مولانا الشیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سبق ترجمہ و شرح اردو متعہ مدیدہ لتعلیم عافاہ اللہ تعالیٰ

ان سطور میں حضرت مولانا الشیخ ولی اللہ محدث دہلوی کی جلالت و عظمت سے واقف اصحاب جانتے ہیں کہ حضرت موصوف کا علم و فضل تبحر و تفقہ کس پایہ کا تھا بیان کا محتاج نہیں ہے۔ انہوں نے انفاسنا یہ گرانمایہ کی گوناگوں الوان و اصناف میں یادگار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب ازالۃ الخفاء ہے جس کے متعلق حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عجلت میں بالکل سچ لکھا ہے کہ آپ نے اس میں دقائق آیات الٰہی و نچوڑ ہوا ہے معجزات رسالت پناہی۔

اس حضرت ممدوح کی تمام تصنیفات علم و دین کا دریا بہا رہی ہیں مگر چار پانچ کتابیں ایسی ہیں کہ علمائے سابقین کی تصنیفات میں بھی انکا نظیر نہیں۔ انہیں علم الرسالہ کتابوں میں سے یہ کتاب ازالۃ الخفاء بھی ہے یہ کتاب درحقیقت یہ کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ایک بہترین تاریخ یا عمدہ ترین سیرت ہے بلکہ اکثر علوم دینیہ کا ایک بیش بہا خزانہ ہے جو شخص اس کتاب کو شروع سے آخر تک دیکھے وہ درحقیقت یہ کہ تمام اہل علم کی حقیقت اور خلفائے راشدین کی عظمت اور انکے حالات سے واقف ہو جائیگا بلکہ تمام علوم دینیہ میں بقدر ضرورت بصیرت یا کم از کم مناسبت حاصل ہو جائیگی اور نصرت شیعہ نیکی کے اختلافات بلکہ تمام باطل کے درمیان میں فیصلہ کرنیکی قوت اسکے ذہن میں پیدا ہو جائیگی انشاء اللہ اور نہایت اعلیٰ درجہ مضامین کتاب کی تشخیص میں ملاحظہ ہو اس کتاب میں دو مقصد ہیں مقصد اول میں آٹھ الہامی مضامین ہیں اور ہر مقصد دوم میں نامی مضامین ہیں۔

(مقصد اول)	(مقصد دوم)
فصل اول تعریف خلافت نصب خلیفہ شرائط خلافت طرق انعقاد خلافت حقوق خلیفہ و رعیت بر یکدیگر فصل دوم لوازم خلافت خاصہ فصل سوم آیات قرآنیہ سے حقیت خلفائے راشدین کا ثبوت فصل چہارم احادیث متعلقہ خلافت راشدہ کی تخریج فصل پنجم فضائل حسنین کا بیان عجیب و غریب نکات ہیں فصل ششم روایات تفسیر متعلق خلافت فصل ہفتم دلائل عقلی حقیت خلفائے راشدین کی فصل ہشتم دلائل عقلی شیخین کے افضل الامت ہونیکے۔	نکات دقیقہ مأثر حضرت صدیق مأثر حضرت فاروق مأثر حضرت ذوالنورین مأثر حضرت مرتضیٰ ان مأثر میں خلفائے اربعہ کی اسلامی خدمات ہوا نھوں نے عہد رسالت میں کیں اور انکے وہ جلیل الشان کارنامے جو زمانہ خلافت میں اُنسے ظاہر ہوئے بیان کئے ہیں اور ایسے ایسے نفیس مباحث لکھے ہیں جو اس کتاب کے سوا ہرگز کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتے فی الحقیقۃ یہ مضامین اسی کتاب کا حصہ ہیں۔

آج سے چالیس برس پہلے جمال الدین خانصاحب مرحوم مدار المہام ریاست بھوپال نے فقیر سے اہتمام سے اس کتاب کو طبع کرایا تھا لیکن افسوس ہے کہ اول تو وہ بالکل نایاب ہو گئی اور دوسرے زبان اگلی فارسی ہے جسمیں ضعف کے قریب عربی عبارت ہیں پھر مضامین ایسے دقیق کہ اگر اصل کتاب بغیر عمدہ ترجمے کے شائع کیجائے تو شاید دس فیصدی مسلمانوں کو بھی فائدہ نہو۔ لہذا ناچیز عبدالرحیم نے بہت محنت سے اسکا ترجمہ صاف اور ضرورت کے مقامات پر حاشیے لکھکر اصل مع ترجمہ کے اپنے مطبع عمدۃ المطابع میں چھپوانا شروع کی اور نصری کتابوں کے طرز پر اصل کتاب سیدھی سطروں میں حاشیہ پر ہے اور ترجمہ حوض میں پوری کتاب بڑے کلان کے پیمانہ پر اسی جزمیں اندازہ کی گئی ہے چار حصہ کرکے شائع کیجائیگی جسمیں سے دو حصے شائع ہو چکے ہیں و الحمد للہ کہ ترجمہ کو اہل علم نے نہایت قدردانی کی نظر سے دیکھا۔

یہ کتاب چار قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی ہے اول سفید دیسی اسکی قیمت آٹھ روپیہ دوم حنائی دیسی قیمت اسکی نو روپیہ سوم لاہوری دیسی قیمت اسکی دس روپیہ چہارم سفید ولایتی قیمت اسکی ۱۰ حصہ کی قیمت کامل کتاب کی قیمت کی چہارم مقرر کیگئی ہے مثلاً آٹھ روپیہ والی کتاب کے ہر حصہ کی ۲ روپیہ علی ہذا القیاس بعد کامل چھپ جانیکے اگر کچھ جلدیں باقی رہگئیں تو ان سب قیمتوں میں [illegible] یاد دہانی۔ اس کتاب کا ایک ترجمہ غیر اصل لاہور و دہلی اخبار دہلی سے شائع ہوا ہے جسمیں لکھائی چھپائی کاغذ کے خراب ہونیکے علاوہ بڑی خرابی یہ ہے کہ ترجمہ نہایت غلط بلکہ تحریف کی حد تک پہنچا ہوا ہے کوئی صفحہ اغلاط سے خالی نہیں جابجا سے سطروں کی سطریں اصل کی چھوڑ دیگئی ہیں اندیشہ تھا کہ اس ترجمہ سے اس عالیشان کتاب اور اسکے برگزیدہ مصنف کی جلالت عظمت کو صدمہ پہونچ جاتا۔

AsliAhleSunnet.com

النجم لکھنؤ

ایک علمی مذہبی اسلامی رسالہ (یا) آسمان علم و دین کا چمکتا ہوا تارہ

جو لکھنؤ عمدۃ المطابع سے ہر ہجری مہینے کی ۷ و ۲۱ تاریخ کو شائع ہوتا ہے النجم کے نام اور اسکی مذہبی خدمات سے شاید اب کوئی مسلمان ناواقف نہو النجم کے مقاصد یہ ہین کہ اسوقت اسلام پر جو ہر طرف سے اندرونی و بیرونی حملے ہو رہے ہین انکا مہذب و متین جواب دیکر اسلام کی حقانیت کا اظہار کیا جاے اور مسلمانون کو جو بیخبری اپنے مقدس مذہب کے پاکیزہ تعلیمات سے یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہی اُسکا علاج کیا جاے عقائد و اعمال شرعیہ کی ترویج کیجاے اسلامی تعلیمات مسلمانون کے کانون تک پہونچائی جائین۔ جن لوگون نے النجم کو دیکھا ہی وہ جانتے ہین کہ ایک دینی معلم مذہبی ناصح ربانی واعظ سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہین وہ النجم سے حاصل ہو رہے ہین۔ ملحدین آریہ عیسائی شیعہ۔ مرزائی غرض ہر مذہب و ملت کیطرف سے متعدد رسائل و اخبار اپنے اپنے مذہب کی حمایت مین نکل رہے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے حوصلہ کے موافق دین خدا پر حملے کرتا ہی مگر ان سب کے مقابلہ مین مسلمانون کا اور خاص کر اہل سنت و جماعت کا خالص مذہبی رسالہ یہی النجم ہی۔ النجم کا حجم کم از کم ۳۶ صفحہ ہوتا ہی پیمانہ ۲۰/۲۶ کاغذ اعلیٰ قسم کا کتابت اور چھپائی نہایت نفیس باوجود اسکے سالانہ چندہ تین روپیہ ششماہی دو روپیہ۔

برادران اسلامی سے اُمید ہی کہ وہ اپنے اس مذہبی صحیفہ کی دل سے قدر کرین گے اور اسکی خریداری کو دین متین کی خدمت اور اپنی سعادت کا ذریعہ سمجھین گے۔

ایک عظیم رعایت جو اصحاب النجم کی خریداری کی درخواست ۲۰-۲۸-۲۹ رمضان المبارک کو روانہ کرینگے ان اصحاب کے نام النجم صرف دو روپیہ سالانہ چندہ مین جاری کر دیا جائیگا۔ یہ رعایت آجتک کبھی نہین کیگئی۔ ناظرین اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دین۔

راقم۔ ناچیز محمد عبد الشکور مدیر النجم (لکھنؤ عمدۃ المطابع)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

امرتسر میں عید اور لاہور میں روزہ جمعرات کو بوجہ غبار پنجاب میں اکثر مقامات پر چاند نہ دیکھا گیا امرتسر میں کثرت سے شہادتیں رویت کی گزریں۔ اس لئے جمعہ کو بلا خلاف عید کی گئی مگر لاہور اور دیگر مقامات پر عید شنبہ کی ہوئی پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم نصف شب تک تار آفس اور ٹیلیفون آفس سے پتہ لگاتے رہے کہیں سے رویت ہلال کا پتہ نہ لگا۔ افسوس امرتسر (جو لاہور کے قریب ہے) آپ کی نگاہ سے اوجھل ہو گیا ورنہ یہاں تو ۹ بجے شب کے فیصلہ ہو گیا تھا۔ جو لوگ مطلع کو ایک کرنے کی کوشش کرتے ہیں چونکہ قانون قدرت اور احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں اس لئے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

غریب فنڈ میں از بابو عزیز اللہ صاحب ایونی عہ ر + از منشی ابراہیم روپڑی ۸ ر + از منشی عبدالرؤف از امراؤتی ۱ ر + از فتویٰ فنڈ عہ ر + سابقہ ۱۲ ر + کل ۱۳ ر + از مولوی علی محمد موضع رندھیر نگر ضلع سیالکوٹ سائل عہ ر + از حاجی ہدایت اللہ مقام لال پور ضلع مراد آباد سائل عہ ر + میزان کل ۱۳ ر + دو اخبار بنام سائلین مذکورین جاری کئے گئے + باقی ۵ ر + نمبر سائلین سال ہذا (۴۵)

محمدیہ کمپنی نے جو ایک مقروض پر دعویٰ کیا تھا اس کی دو پیشیاں ہوئی ہیں مگر دونوں میں کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ ۱۱ اگست کو حاکم پانچ بجے تک کسی بڑے مقدمہ میں مشغول رہا۔ اس لئے اخیر وقت بلا کر ۱۲ اکتوبر تاریخ ڈالدی۔ اللہ تعالیٰ حقداروں کو حق دلادے (آمین)

درخواست اخبار میں غریب نادار ہوں۔ قیمت یا داخلہ اخبار بھی نہیں دے سکتا۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرادے۔ (عبدالکریم از شادی وال ضلع گورداسپور)

آریہ مسافر ضبط آریوں کا پرانا رسالہ آریہ مسافر جو پہلے جالندھر سے نکلتا تھا اب لاہور سے تین دفعہ پریس ایکٹ کی زد میں آیا۔ ایکدفعہ اس کے پریس کی ضمانت ہوئی۔ ایک دفعہ اس کا شہید نمبر ضبط ہوا۔ اب تیسری دفعہ (بقول اخبار دیش) غازی محمود (دھرمپال) کے مخالف مضامین میں اس سے کچھ لغزش ہو گئی۔ اس لئے بحکم سرکار اس کے پریس کی ضمانت ضبط اور پرچہ بھی ضبط۔ ہم کو آریہ مسافر سے اس امر میں ہمدردی ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ آریہ مسافر ایک مذہبی پرچہ ہونے کی حیثیت سے اہلحدیث کا کلاس فیلو (ہم جماعت) ہے۔ امید ہے آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے آرگن مسافر کو مرنے نہ دیگی۔ سچ ہے ؎

زمانہ نازک ہے شیخ جی صاحب
دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

تقریظات

تحقیق الاسلام (حصہ دوم) یہ کتاب پادری غلام مسیح صاحب نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے بڑا لطیف دعوے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو آپ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

مکہ سے ہجرت کرنے کا اصلی سبب یہ تھا کہ حضرت محمد اور آپ کے ہمخیالوں نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے مسیحیت کو اختیار کیا تھا۔ اس پر کفار عرب اور حضرت محمد کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی (ص ۱۹)

یہ بھی لکھا ہے:۔

حضرت محمد کے عقائد و مسلمات ایک سرگرم مسیحی کے عقائد و مسلمات تھے جو آج تک قرآن میں موجود ہیں۔ (ص ۱۶)

غرض مصنف موصوف نے اس دعوے کو بڑی طوالت سے لکھا ہے کہ اسلام درحقیقت عیسائی مذہب ہے خدا مصنف کی کوشش کو بار آور کرے۔ اور عیسائی یہ سمجھیں کہ جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ دراصل یہی عیسائی مذہب ہے اور جو ہم نے مسیح کی بابت الوہیت یا ابنیت کے عقائد جما رکھے ہیں سب غلط ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید صاف لفظوں میں کہتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں وہ خدا سے منکر ہیں)

مصنف کے جملہ دعووں کے گو ہم قائل نہیں۔ تاہم اس بات کے سننے کے لئے ہم منتظر ہیں کہ ہمارے عیسائی دوستوں کو کوئی عیسائی کہے گا تو وہ اس کے جواب میں کہینگے ہم مسلمان ہیں۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت عہ ر (پتہ:۔ پادری غلام مسیح لودہانہ مشن کمپونڈ)

دعاء خیر ناظرین باتمکین سے درخواست ہے کہ مجھ عاجز کے لئے دعاء خیر فرماویں کہ خدا مجھکو نیک کاموں کی توفیق اور برے کاموں سے نفرت دے (آمین) (عبدالقادر از چکر دہرپور)

جواب تلاش کتاب احمد صاحب ولد مستری خدا بخش صاحب کو معلوم ہو کہ میرے پاس مسک الختام کی پہلی جلد ہے۔ اگر آپ کے پاس دوسری جلد ہو تو مجھکو قیمتاً عنایت فرماویں۔ اور اگر وہ مجھ سے پہلی جلد لینا چاہیں تو پتہ ذیل سے مجھکو لکھیں:۔ عبدالحمید اٹاوی مقیم حیدرآباد دکن کنٹہ روڈ مکان ۱۱۰۰ بی +

مفت کتابیں میرے پاس چند کتابیں تردید مرزا۔ تردید تقلید اور ثبوت آٹھ رکعت تراویح موجود ہیں۔ جو صاحب چاہیں ایک آنہ کے ٹکٹ محصول بھیجکر مفت منگالیں۔ (محمد حسن ولد صوفی عبدالحق مرحوم سرہند ریاست پٹیالہ)

الخلافۃ فی خیر الامۃ مرزائیوں کے رسالہ النبوت کا جواب ہے قیمت ۴ ر پتہ (مولانا عبدالرحیم صاحب پٹنہ میر شکار)

درخواست مدرس میں نابینا حافظ قرآن ہوں کسی صاحب کو تعلیم حفظ قرآن کی خدمت کی ضرورت ہو تو مجھے یاد فرماویں (حافظ نیاز احمد دہلی صدر بازار مدرسہ مولوی عبدالوہاب صاحب)

AsliAhleSunnet.com

اخبار جنگ

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۹ سے ۱۵ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے چھ سات تجارتی جہاز اور ماہی گیر کشتیاں غرق کیں۔

ایک انگریزی تباہ کن جہاز بحیرہ شمالی میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

دردانیال میں ایک جرمن آبدوز کشتی بالکل ناکارہ ہو گئی۔

ترکی جنگی جہاز باربروسہ کو انگریزی آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔ جس پر قسطنطنیہ میں افسوس کیا گیا۔

خلیج ریگا میں جرمن اور روسی جنگی جہازوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ روسی جہازوں کی مدد پر اُن کے ہوائی جہاز بھی تھے۔ روسیوں کا بیان ہے کہ اس لڑائی میں اُن کا کوئی جہاز ضائع نہیں ہوا۔ جرمنوں کا ایک جنگی جہاز اور ۲ تباہ کن کشتیاں غرق

فرانسیسی جنگی جہازوں نے ایشیائے کوچک کے ساحل پر حملہ کر کے ایک موضع اور اُس کے استحکامات کو تباہ کر دیا جو آبدوز کشتیوں کا مرکز تھا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے پولا (آسٹریا) پر حملہ کیا لیکن آسٹروی توپخانہ کی آتشباری سے ایک اطالوی جہاز نیچے اترنے پر مجبور ہوا۔ آسٹرویوں نے اُسے اور اُس کے عملہ کو گرفتار کر لیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مشرقی ساحل پر حملہ کیا۔ ساحلی توپوں کی آتشباری سے ایک ہوائی جہاز تباہ ہو گیا۔

۲۸ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے سارا بروک ریلوے اسٹیشن اور کارخانہ پیرم گرائے جن کے وہاں سخت آتشزدگی وقوع میں آئی اور دھوئیں اور آگ کے بے شمار ستون بلند ہوتے دیکھائی دیئے۔

گیلی پولی میں متحدہ افواج نے ۳۰۰ گز ترقی کی

روسیوں نے آخر وارسا اور آئیون گوراڈ کو خالی کر دیا۔

وارسا کو خالی کرتے وقت کوئی برتن یا دہات کا ٹکڑا تک پیچھے نہیں چھوڑا گیا۔

البتہ وارسا کا مشہور کتب خانہ نہیں لیجایا گیا۔ اور اُس پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا۔

وارسا کی فتح کی خبر پر برلن میں بڑی خوشی منائی گئی۔

کہتے ہیں کہ قیصر ایک کالفرنس منعقد کر کے پولینڈ کو نیم آزاد بنا دیگا اور آسٹرین آرک ڈیوک چارلس سٹیفن کو اس کا بادشاہ مقرر کیا جائیگا

روسی اخبار بورس گزٹ لکھتا ہے کہ قیصر نے شاہ ڈنمارک کی معرفت زار روس سے صلح کی درخواست کی تھی لیکن زار نے صلح سے انکار کر دیا۔

روسی اخبار نووویرمیا لکھتا ہے کہ روس صلح نہیں بلکہ فتح چاہتا ہے۔

روسی اخبار ویش لکھتا ہے کہ جب تک ہماری افواج صحیح سلامت ہیں ہم مستقبل کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

روسیوں کا ارادہ ہے کہ بوقت ضرورت کووِنو اور ریگا کو بھی خالی کر دیا جائے۔

کووِنو کے گورنر نے اپنے دفاتر نووواگزندرووسک منتقل کر دئے ہیں جو کووِنو سے سو میل شمال مشرق کے فاصلے پر ہے۔

۱۰ اگست کو خبر آئی تھی کہ ریگا سے ہر روز دس ہزار اشخاص نکل کر جا رہے ہیں۔

ماسکو (روس) کے ایک کروڑپتی نے بیان کیا ہے کہ جب تک روس کا ایک آدمی بھی زندہ ہے وہ لڑائی سے دستکش نہیں ہوگا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد سے اس ہفتہ کسی وقیع جنگ کی خبر نہیں آئی۔ اطالوی فوجوں نے تھوڑی سی پیش قدمی کی۔

مغربی میدان جنگ میں اکثر توپ خانہ کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔

ارگون اور واپجز میں خاص طور پر شدید گولہ باری ہوتی رہی۔

ولیعہد جرمنی کی بہترین فوج نے بار بار سخت حملے کئے لیکن پسپا کئے گئے۔

کہتے ہیں کہ جرمن پارلیمنٹ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس کی رو سے پچاس سالہ آدمیوں پر بھی فوجی خدمت لازمی کر دیجائیگی۔

رومانیا کی مجلس وزارت نے چالیس لاکھ پونڈ جدید جنگی قرضہ کی منظوری دی ہے۔

اٹلی کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی سرویہ اور رومانیا کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں اور ترکوں کو سامان جنگ پہنچانے کیلئے سرویہ پر بہت جلد حملہ ہونے والا ہے۔

گورنمنٹ ناروے نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو افواج بری و بحری کے لئے سامان حرب کی بہم رسانی کی خاطر ناروے کے کل کارخانوں سے پوری طرح کام لینے کا انتظام کریگا۔

فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ عنقریب ملک کانگو (افریقہ) کے اُس علاقہ پر قبضہ کر لینے والے ہیں جو انہوں نے ۱۹۱۱ء میں جرمنی کے حوالے کیا تھا۔

انگلستان کے محکمہ اخبارات نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ ڈاک خانہ اور بنکوں میں طلائی سکہ دیں اور خود نوٹ استعمال کریں۔

گورنمنٹ میسور نے ایک طالب علم کو تین ہزار روپیہ سالانہ کا وظیفہ دیکر کاغذ سازی کا کام سیکھنے کے لئے جاپان اور امریکہ روانہ کیا ہے۔

افسوس کہ علاوہ اُس پریس کی ضمانت کے ضبط کئے جانے کے جس میں رسالہ آریہ مسافر چھپتا تھا آریہ مسافر کے ایڈیٹر اور مینیجر پر فحش نویسی کا مقدمہ بھی چلایا گیا ہے جس میں ضمانت اور مچلکے ہو چکے ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

رعائت

ذیل میں رئیس الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری کارآمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن چند دنوں کے لئے ان کی تہائی قیمت کردی گئی ہے یعنے تین روپے کی کتب کا ایک روپیہ لیا جائیگا۔ تاکہ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہوسکے جلدی منگوا لیجئے۔

قال اللہ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی وطرز معاشرت کا بیان احکام قرآنیہ سے۔ - - - - - - - - ۵ر

قال الرسول۔ احادیث نبویہ کا ضروری اور کارآمد لب لباب - - - ۴ر

اسلام کے عقائد۔ عقائد اسلامیہ بطور سوال وجواب درج ہیں - - - ۲ر

ولی کی پہچان۔ جھوٹے ولی اور سچے اولیاء اللہ کا فرق - - - - ۲ر

اسلام کی صداقت۔ مخالفین اسلام کو خاموش کرا دینے والا رسالہ - ۲ر

محرم کی بدعتیں۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی ونقلی دلائل سے رد۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتوے درج ہے۔ - - - - - - - - ۲ر

تحریم الخمر والزنا واللواط والمعازف والعشق۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور لواط وعشق وغیرہ کا بیان - - - - - - - - ۳ر

اسلام کی خوبیاں۔ کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد - - - ۲ر

اصلاح المومنین۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور اس کے فرائض - - ۳ر

اسلام کے حسنات۔ علوم دینیہ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲ر

اسلام کے نواہی منہیات اسلام کا بیان - - - - ۳ر

اسلام کی حمایت۔ اصلاح قوم کرنے کا طریقہ - - - - - ۳ر

گلدستہ فوائد۔ ہر مسلمان کیلئے اس کا مطالعہ ضروری ہے - - - ۴ر

اصلاح النفوس اشد حبا للہ قلب سلیم۔ استقامت پر بحث - - ۲ر

اسلام کا اتالیق۔ نام ہی سے ظاہر ہے - - - - - ۲ر

تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کے جملہ احکام کا بیان - - - - - ۱ر

تعلیم الحج۔ حج کے جملہ ارکان کا بیان - - - - - - - ۱ر

تعلیم الصیام۔ روزہ کے متعلق جملہ مسائل کا بیان - - - ۱ر

اصلاح اللعبین۔ رسومات بدعیہ۔ شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کا رد لکھا گیا ہے - - - - - - - - ۳ر

المشتہر

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیمل سنگھ امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ آدھ پاؤ پختہ ۶ پاؤ پختہ ۱۲ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات

میاں بقرا عیدی شاہ صاحب مؤذن لکھتے ہیں:-

آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی۔ بواپسی ڈاک بہت جلد روانہ فرمادیں (۵ جولائی ۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد ٹانڈہ سے لکھتے ہیں:-

معظم بندہ۔ تسلیم۔ قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر وحاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈی آں جناب کی مومیائی منگوائی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچمدان بصیغہ وی پی بہت جلد ارسال فرمادیں۔ والسلام (۱۳ جولائی)

حکیم محمد اسحاق صاحب کیونجھر گڈھ سے لکھتے ہیں:- جناب من تسلیم! مزاج شریف۔ قبل اس کے میں چند بار مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں واقعی نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے آج ایک ڈبیہ اور بذریعہ ویلو روانہ فرمائیں ۱۳ جولائی

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

(۸۳۹)

اسلام اور علمائے فرنگ } اسلام کی تائید میں علمائے یورپ کی رائیں قیمت ۳ر (مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - - - - عہ/

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے - - - - - ۳/

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے - - - - - ۱/

الہام - الہام کی تشریح - آریوں کا رد - - ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب - - - - ۲/

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی بحث دلچسپ - - - ۶/

تبر اسلام - مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابل دید - - - ۴/

تہذیب - مہذب [illegible] - - ۱/

جہاد وید - ویدوں سے جہاد کا ثبوت - - ۲/

ادب العرب - صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی بطلب سمجھکر فائدہ اٹھا سکیں - - - - ۶/

خصائل النبی شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ - ۱/

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا - - - - - ۴/

الفوز العظیم قرآن مجید کی قسموں پر بحث - - ۳/

فتوحات اہلحدیث - ہائی کورٹوں کے فیصلجات بحق فرقہ اہلحدیث - - - - ۳/

ہدایۃ الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان - - - ۱/

السلام علیکم اسلامی سلام کے احکام - - ۱/

سرکوب بدعت بدعات کا رد - - ۱/

میل و ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا قابل دید رسالہ - - - - - ۳/

حق پرکاش - سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش متعلقہ قرآن کا جواب - - - - - ۶/

اسلامی تاریخ - آں حضرت کی زندگی کے حالات مبارکہ - بچوں کے لئے مفید ہیں - - - ۱/

اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے ۴/

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید - - ۱/

شادی بیوگان اور نیوگ - - - ۱/

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ "صحیفہ آصفیہ" کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید - - - ۴/

حدوث دنیا - دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد - - ۱/

شریعت و طریقت - ہر دو کا بیان - - ۱/

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما - قابل دید رسالہ ہے - - - - - - ۵/

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال - - ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل - - - ۱/

نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ - - - - - ۲/

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج - - - ۳/

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث کیگئی ہے - - - - - ۲/

سیرۃ البخاری - امام بخاری کی سوانح عمری قیمت - - - - - - عہ/

توحید - تثلیث اور راہ نجات - اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے - قابل دید ہے - - - - ۲/

کلمہ طیبہ - کلمہ شریف کے دونوں [illegible] محمد رسول اللہ کی [illegible]

المشتہر منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا مصطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے - ہاں البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں - لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا - اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے - پھر تھوڑا تھوڑا ٹھیر ٹھیر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت کو ہی مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا - سڑ جانا اور گندگی دہن وغیرہ کو دور کرتا ہے - اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ - یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲/ (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہوگی)

دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہے

المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے - ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے -

ملنے کا پتہ - میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

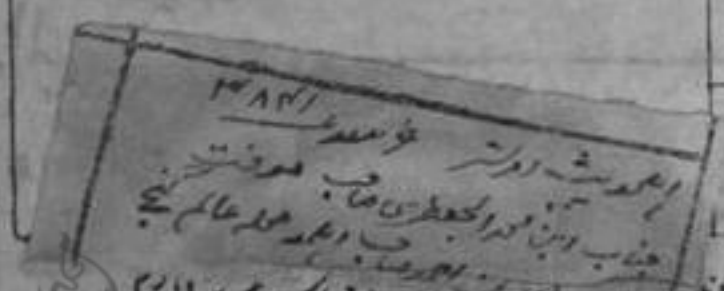

راجپوت پرنٹنگ [illegible] ٹھاکر مانگو پال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی [illegible]) [illegible] امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com